عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ - شمارہ نمبر ۳۶

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند نمایاں پہلو

اب سوچ میرے دوست خدا ہے کہ نہیں

کولون مغربی جرمنی کے ایک پارک میں قدرتی طور پر اُگنے والے درختوں نے کلمۂ طیبہ کی شکل اختیار کرلی ہے۔ اس تصویر کو کویت کے ایک اخبار نے شائع کیا ہے قبل ازیں یہ تصویر ہفت روزہ "ختم نبوت" میں شائع ہوچکی ہے لیکن اب یہ مزید واضح ہوگئی ہے۔ یہ تصویر قدرت کی صناعی کی زبردست دلیل ہے۔

اِس تصویر سے منکرینِ خدا و رسول عبرت حاصل کریں

عظمتِ قرآنِ مجید

مرزا قادیانی نوکر وہٹی دا

اٹھو وگر نہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی ۔ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

قادیانیوں کو پاکستان پر مسلط کرنے کی بین الاقوامی سازش

کیا حکومت پاکستان بھی اس سازش میں شریک ہے؟ ایک لمحہ فکریہ!

- امریکہ، پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف آئینی و قانونی اقدامات واپس لینے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔
- قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے لندن کے قادیانی اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کو بلا کر اس کی موجودگی میں بھارت زندہ کے نعرے لگوائے۔
- قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو سبوتاژ کرنے کے لئے پاکستان میں بین الاقوامی سائنس کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا۔
- حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے واضح فیصلہ کے اعلان کے بعد اس پر عملدرآمد روک دیا۔
- چار ممالک میں قادیانی سفیر مقرر کئے گئے، جن میں جاپان جیسا اہم ملک بھی شامل ہے۔
- لادین' لابیاں' آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کے عنوان سے امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس اور دیگر اہم اسلامی اقدامات کو ختم کرانے کے لئے متحرک ہو گئیں۔
- جسٹس سعد سعود جان کو سپریم کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کئے جانے کی افواہیں گرم ہیں جو مبینہ طور پر قادیانی ہیں۔
- قادیانیوں نے ڈش اینٹینا کے ذریعے بے خبر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے بین الاقوامی نشریاتی مہم کا نیا جال پھیلا دیا۔

ان حالات میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے؟

- سنجیدگی کے ساتھ سوچئے اور آخری فیصلہ کرنے سے قبل اپنے ضمیر سے استفسار کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کے لئے ملت اسلامیہ کی ایک صدی پر محیط طویل جدوجہد اور غیور مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے......!

ایسا نہ ہو کہ میدان حشر میں جناب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
شرمساری اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہو۔

خدا نہ کرے ● خدا نہ کرے ● خدا نہ کرے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد: ۱۱ | ۳۰ ذیقعدہ تا ۶ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ مئی ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۴۷

اس شمارے میں

۱: نظم ———— ۳

۲: اداریہ ———— ۵

۳: سیرت النبی ﷺ کی نمایاں خصوصیات ———— ۷

۴: قرآن مجید ایک بے مثل کتاب الٰہی ———— ۹

۵: حضرت مفتی نیاز محمد ختنیؒ ———— ۱۱

۶: تحریک ختم نبوت ———— ۱۴

۷: قاضی حماس ابن مروانؒ ———— ۱۴

۸: نوکرو وآہٹی دا ———— ۱۶

۹: اخبار ختم نبوت ———— ۱۸

۱۰: نفاذِ شریعت ایکٹ ———— ۲۳

۱۱: آپ کے مسائل ———— ۲۵

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۸۰۰ پاکستان

فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ''ویکلی ختم نبوت''

الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۲۰۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ــ طابع: سید شاہد حسن ــ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ــ مقام اشاعت: ۳ جی ۱/۱ ناظم آباد کراچی

شیخ المشائخ حضرتِ اقدس مولانا
شاہ عبد العزیز رائے پوریؒ

اس جہانِ رنگ و بو سے کر گیا ہے انتقال	شیخ ایسا جس کی دنیا میں نہ تھی کوئی مثال
وہ مسیحا دردِ دل کا اب جو دنیا میں نہیں	ہر طرف حدِّ نظر تک چھائی ہے گردِ ملال
قلب و جاں زخموں سے تھے پہلے ہی اپنے چور چور	زخم یہ ایسا لگا جس کا نہیں ہے اندمال
معرفت کے نور سے معمور ہو جاتا تھا دل !	ہم نے یہ دیکھا ہے برسوں اس کی صحبت کا کمال
شاہراہِ معرفت ہے آج کچھ سنسان سی	آج دنیائے طریقت ہے شکارِ اختلال !
اہلِ تقویٰ، اہلِ دل، اہلِ محبت، اہلِ دیں !	آج سب ہیں شیخؒ کی رحلت پہ صدمے سے نڈھال
بادہ کش ایک ایک کر کے سب پرانے اٹھ گئے	آہ یہ کیسا پڑا ہے دہر میں قحط الرجال
اِک دلوں کو جوڑنے والا جہاں سے اٹھ گیا	آج جب پھیلے ہوئے ہیں بغض و نفرت کے جال
عاملِ قرآن و سنت پیشوائے اہلِ حق !	اسوۂ اسلاف کی اس عہد میں زندہ مثال
اے جنیدِ وقت شیخِ رائے پوریؒ الفراق !	بحرِ ذخارِ علومِ معرفت ، اے باکمال !
غیب سے مجھ کو صدا یہ ہاتفِ غیبی نے دی	"رفتہ شیخِ عارفاں" یہ اس کی رحلت کا ہے سال

۱۹۹۲ء

آہ غازی اپنی محرومی فتن کے دور میں

رحم فرما دے تو ہم پر اے خدائے ذو الجلال

قاری مسلم غازی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور آپ کا فریضہ

سرکار دو عالم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' اس کی تکمیل آپ کی ذات گرامی پر ہو گئی۔ آپ ؐ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ نہ صرف کافر' مرتد' زندیق ہے بلکہ قرآن و سنت اور امت کے اجماعی فیصلے کے مطابق واجب القتل بھی ہے۔ ختم نبوت کے مسئلہ کی صراحت قرآن کریم کی ایک سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث میں واضح طور پر کی گئی ہے۔ اسلام دشمن قوتیں ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور مذہب حصہ دین اسلام کے خلاف سازشیں کرتی رہی ہیں اور اب بھی کر رہی ہیں لیکن بقول شاعر۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انہیں سازشوں میں سے ایک سازش جھوٹے مدعیان نبوت کا کھڑا کرنا ہے۔ یہود و نصاریٰ اس سازش میں پیش پیش ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ہی جھوٹے مدعیان نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں لائے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیدا کردہ فتنہ کو ختم کرنے کے لئے ایک لشکر تیار کیا' لیکن یہ لشکر آپ ؐ کی علالت اور بعد ازاں آپ ؐ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے باعث روانہ نہ ہو سکا۔ جب آپ ؐ کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت سنبھالا تو سب سے پہلے یہ لشکر روانہ فرمایا تا آنکہ جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیدا کردہ فتنے کا قلع قمع کر دیا گیا۔ یہ مسئلہ ختم نبوت پر امت کا سب سے پہلا اجماع تھا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی تھی کہ میری امت میں تیس دجال پیدا ہوں گے اور ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ اس پیشن گوئی کی ابتداء مسلیمہ کذاب سے ہوئی' اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب بھی کسی جھوٹے مدعی نبوت نے سر اٹھایا' امت کے علماء حق نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور اس کی سرکوبی کی۔

گزشتہ دور میں جب برصغیر پاک و ہند میں انگریز کی حکومت تھی تو انہوں نے اپنے اقتدار کو دوام و استحکام بخشنے کے لئے مختلف افراد کو خریدا' انہیں میں قادیان ضلع گورداسپور کا ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھا' جس کا خاندان انگریز کا ٹوڈی تھا۔ پہلے اس شخص کو مبلغ اسلام کے روپ میں پیش کیا' اس سے مختلف مذاہب سے مباحثے شروع کرائے۔ جب مسلمانوں کی توجہ اس کی طرف ہونے لگی تو تدریجاً" اس سے مختلف دعوے کرائے ۱۸۸۲ء میں اس نے دعویٰ کیا کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ ۱۸۹۱ء میں اس نے کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے اور یہ کہ تو ہی وہ مسیح ہے جس کی خبر قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ ۱۸۹۲ء میں کہا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں لہٰذا مہدی بھی میں ہوں اور مسیح بھی۔ ۱۹۰۱ء میں اس نے کہا کہ آنے والے مسیح کو چونکہ احادیث میں نبی کہا گیا ہے اس لئے میں نبی بھی ہوں۔

اس نے صرف اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ بھی کر ڈالا۔ اس نے ایک فارسی شعر میں کہا۔

(۱) آنچہ داد است ہر نبی را جام = داد آں جام را مرا بہ تمام

مفہوم۔ جو جام ہر نبی کو دیا ہے وہ جام مجھے بہ تمام و کمال دیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی نے "حاشیہ حقیقتہ الوحی ص ۷۲" میں لکھا۔

(۲) "میں آدم ہوں' شیث ہوں' نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحاق ہوں' میں اسماعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اتم ہوں۔ یوں ظلی طور پر میں محمد اور احمد ہوں۔"

دافع البلاء ص ۲ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہونے کا یوں دعویٰ کیا۔

(۳) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو = اس سے بہتر غلام احمد ہے

حقیقتہ الوحی ص ۱۳۵' ۱۴۸ پر یوں بکواس کرتا ہے۔

(۴) "خدا نے اس امت میں مسیح بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس اللہ کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں' ہر گز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں' ہر گز نہ دکھلا سکتا۔"

مرزا قادیانی یہ بھی لکھتا ہے کہ "محمد رسول اللہ" میں ہوں۔ ایک غلطی کا ازالہ میں صاف اور واضح الفاظ میں لکھا۔

(۵) "محمد رسول اللہ والذین معہ اس آیت میں خدا نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی۔"

مرزا قادیانی کے پیروکار قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے مرزا قادیانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی فوقیت دے دی' اس نے کہا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں = اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل = غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(البدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یہ اشعار مرزا قادیانی کو پڑھ کر سنائے گئے۔ لیکن مرزا نے اسے منع نہیں کیا بلکہ اسے گلے لگایا اور اندر لے گیا۔ ان اشعار سے واضح ہوتا ہے کہ نہ صرف مرزا قادیانی کا یہ عقیدہ تھا کہ میں "محمد رسول اللہ" سے بڑھا ہوا ہوں بلکہ ہر قادیانی کا یہی عقیدہ ہے۔ جب برصغیر میں قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا گو اسے انگریز حکومت کی مکمل پشت پناہی اور سرپرستی حاصل تھی' لیکن علماء حق نے اس فتنہ کا پرزور تعاقب کیا۔ آج بھی ان علماء حق کے وارث اس فتنہ کے استیصال اور تعاقب میں لگے ہوئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انہیں علماء حق کی وارث ہے جو موجودہ دور میں ہر محاذ پر اس فتنہ کا مقابلہ کر رہی ہے۔ جہاں بھی ضرورت پڑتی ہے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین' قادیانی فتنہ کا تعاقب کرنے کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ الحمدللہ کہ عالمی مجلس ہر محاذ پر کامیاب و کامران رہی ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال ایک افریقی ملک "مالی" میں قادیانیوں نے دھوکے اور فریب سے ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنایا۔ اطلاع ملنے پر عالمی مجلس کا وفد وہاں گیا اور ان ہزاروں افراد کو تبلیغ اور ملاقاتوں کے ذریعے دوبارہ اسلام میں داخل کیا۔ اس وقت ہر زبان میں رد قادیانیت پر عالمی مجلس کا لٹریچر شائع ہو رہا ہے جو پوری دنیا میں وفود بھیج کر اور ڈاک کے ذریعے تقسیم کیا جاتا ہے۔

عالمی مجلس صرف قادیانیت کے خلاف ہی برسرپیکار نہیں بلکہ اس کے متعدد شہروں میں ۱۲ دینی مدارس ہیں جہاں ہزاروں طلباء علم دین حاصل کرتے ہیں۔ ان میں بیرونی طلباء کے قیام و طعام اور ان کی جملہ ضروریات آپ حضرت کے تعاون سے عالمی مجلس ادا کرتی ہے۔

قربانی کی کھالیں

آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے تو آپ یقیناً "عید الاضحیٰ" کے موقع پر قربانی میں حصہ لیں گے۔ قربانی کی کھالوں کے نادار' مفلس اور غریب مسلمان حق دار ہیں یا وہ طلباء حق دار ہیں جو اپنا گھربار چھوڑ کر علم دین حاصل کرتے ہیں۔ آپ سے ہماری درخواست ہے کہ آپ قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال میں جمع کرا کے عنداللہ ماجور ہوں۔

کراچی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں دینی مدرسہ کا اجراء

جب سے کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نئے دفتر اور جامع مسجد باب الرحمت کی تعمیر عمل میں آئی ہے' اس وقت سے یہاں ایک دینی مدرسہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمدللہ یہ تمنا پوری ہو گئی اور مورخہ ۵/ مئی بروز بدھ مدرسہ کا اجراء عمل میں آگیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم نے مدرسہ کا نام مدرسہ تحفیظ القرآن رکھا ہے اور صرف ایک استاد کا انتظام کیا ہے۔ اس وقت ۲۰ طلباء مدرسہ میں داخلہ لے چکے ہیں۔ حضرت مولانا لدھیانوی مدظلہ نے ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں مدرسہ کا افتتاح فرمایا اور مدرسہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

کراچی کے جماعتی رفقاء توجہ فرمائیں

عالمی مجلس کراچی کے دفتر میں مجلس ذکر کا افتتاح

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اور برکتہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے ۲۵/ اپریل بروز اتوار کراچی دفتر میں بعد نماز عصر مجلس ذکر کا افتتاح فرمایا۔ آئندہ یہ مجلس ذکر جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد منعقد ہوا کرے گی۔ کراچی عالمی مجلس کے تمام رفقاء جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ تشریف لا کر اس بابرکت مجلس ذکر سے مستفیض ہوں۔

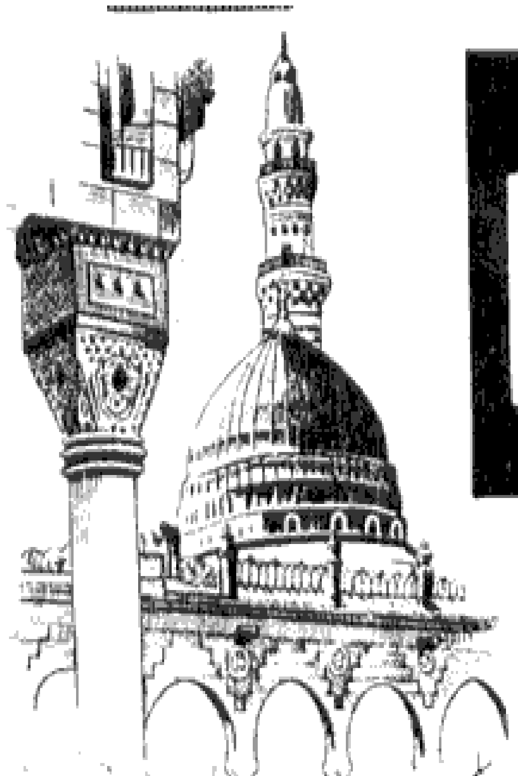

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمایاں خصوصیات

تحریر
مولوی شاکر حسین
قاسمی

سرور کائنات 'فخر موجودات' شہنشاہ مدینہ 'سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کی تعریف و توصیف کسی انسان کے بس کی بات نہیں چنانچہ ملا جامیؒ جیسے مدح خوان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اعتراف کیا ہے۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پھر بھی کوشش کروں گا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل و شمائل 'اخلاق و کارنامے اور اوصاف و مراتب میں سے ایک گوشے کو آپ کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر سکوں اور وہ یہ کہ ہادی انس و جاں سرور دو جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل 'بے مثال تھے۔ نہ تو آج تک آپ کا کوئی مثل و نظیر گزرا اور نہ ہی قیامت تک آپ کی کوئی مثال دی جا سکتی ہے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند کی لکھی ہوئی نعت شریف کا ایک شعر ہے۔

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار

اسی طرح کسی ایک اور شاعر کی نعت کا مطلع ہے۔

لم یات نظیرک فی نظر
مثل تو نہ شد پیدا جاناں

ہم اس مضمون میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل و بے مثال ذات اقدس کا جائزہ چار حصوں میں لیں گے۔

ا۔ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے۔
۲۔ اوصاف و خصائل کے اعتبار سے۔
۳۔ کارنامے اور بلند کرداری کے اعتبار سے۔
۴۔ اعلیٰ مقام و مراتب پر فائز ہونے کے اعتبار سے۔

ا۔ ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے

جب ہم اپنے آقا و مولیٰ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شکل و صورت کا جائزہ لیتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکل و صورت میں اتنے حسین و جمیل ہیں کہ جس کی کوئی مثال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کے صدقے "صبح ازل کو روشنی 'عمر بن خطابؓ کو ہدایت لاکھوں مردہ دلوں کو زندگی اور افسردہ ایمان کو تابندگی ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف عنبریں کے طفیل شب تار تاریکی اور ساری دنیا مرکز بہار بنی۔ جب خالق خود احد صمد اور لیس کمثلہ شئی ہے تو اس نے اپنے محبوب کو بھی اپنے نور کا وافر حصہ عطا کر کے بے مثل و مثال یکتائے روزگار بنایا کہ پھر کوئی ہمارے محبوب کا ہمسر و مثل نہ ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ زیبا کی شعاعوں سے سورج کو روشنی اور چاند کو چاندنی ملی۔ چنانچہ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یاصاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر

کاشانہ نبوت سے کس طرح آپ کا نور جگمگایا ہے۔ دیکھیں تو سہی! چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ رات کو گھر میں سوئی گر جاتی اور چراغ نہ ہوتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی روشنی میں سوئی تلاش کر لیتی تھی۔

دوسرے موقعہ پر فرماتی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر نے اپنی اپنی انگلیاں کاٹ لی تھیں۔ لہٰذا اگر وہ ہمارے محبوب و آقاؐ کو دیکھ لیتیں تو اپنے کلیجے کاٹ لیتیں۔

خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔ میرے بھائی یوسف صبیح یعنی گورے تھے اور میں ملیح یعنی نمکین ہوں۔ یعنی یوسف علیہ السلام میں گورا پن تھا جو حسن کا ایک اعلیٰ معیار ضرور ہے مگر ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ملاحت تھی۔ یعنی ایسی خوبصورتی تھی جس میں جاذبیت اور دل کشی انتہا درجے کی ہو جس سے حسن و لطف دوبالا ہو جائے۔

ماشاء اللہ حضرت نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا کیا ہی شاندار نقشہ کھینچا ہے۔

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

نگاہ حق بیں و حق شناس نے دیکھا اور پہچانا کہ واقعی میرا محبوب سارے عالم سے نرالا ہے اور جہان رنگ و بو میں اسی کے نور کا بول بالا ہے۔ سبحان اللہ! حضرت نانوتوی کیا فرما گئے۔ سنیئے۔

چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے
زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات جب کہ ماہ کامل تھا۔ سارا عالم اس کی دودھیا چاندنی میں نہایا ہوا تھا۔ میری نگاہ دفعتاً "محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر پڑی۔ میں ایک نظر چاند کو اور ایک نظر آقا کے روئے انور کو دیکھتا تھا۔ لہٰذا ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا کے سامنے چاند بے نور اور چاندنی پھیکی تھی۔

ظاہر ہے کہ جس نور ربانی کی ہزاروں سال سے تمام

انبیاء و مرسلین حفاظت کرتے آئے تھے اس نور الٰہی سے جس ذات اقدس کا جسمانی قالب بنایا گیا ہو بھلا اس کے حسن و جمال کے آگے کون آئے۔ حضرت نانوتویؒ نے کیا عمدہ تصویر کشی کی ہے۔

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی
قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار

۲۔ اوصاف و خصائل کے اعتبار سے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوصاف اور خصائل حمیدہ کے اعتبار سے بھی ساری کائنات سے ممتاز و بے مثال ہیں۔ چنانچہ خود خالق کائنات نے قرآن مجید میں آپ کے خصائل حمیدہ اور اخلاق کریمانہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اے پیغمبر! آپ مکارم اخلاق کے اعلیٰ مقام پر ہیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے اپنے اچھے اوصاف اور کریمانہ اخلاق کی بدولت بڑے سے بڑے کٹر دشمن اسلام کو اسلام قبول کر لینے پر مجبور کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے تقریباً" تمام حقیقت پسند مفکرین و اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اور طاقت سے نہیں بلکہ اپنے اخلاق کریمانہ سے ہی سارے عالم میں اسلام پھیلایا ہے۔ ہم بار بار دیکھتے ہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں کے ساتھ نہایت رحیمانہ اور مشفقانہ برتاؤ کیا ہے ان کی خدمت کی ہے۔ بڑے سے بڑے دشمن کو صرف معاف ہی نہیں کیا ہے بلکہ ان کے حق میں دعائیں بھی کی ہیں۔ طائف والوں کا نہایت برا سلوک بھی دیکھئے اور اس کے نتیجے میں خدا کا لاڈلا پیغمبر اس قدر لہولہان ہو چکا ہے کہ جوتے تلوے میں خون کی وجہ سے چپک گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ معلم انسانیت کے اعلیٰ اخلاق کو بھی دیکھئے کہ دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں اور زبان کہہ رہی ہے "اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ مجھے نہیں پہچانتی ہے۔"

۳۔ کارنامے اور بلند کرداری کے اعتبار سے

جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے کا سوال ہے تو اس سلسلے میں اپنے تو اپنے ہیں۔ غیروں نے بھی اقرار و اعتراف کیا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے سروسامانی کے عالم میں چند بے کس و بے بس مفلس و نادار مسلمانوں کے ذریعے صحرائے عرب میں خصوصاً" اور سارے عالم میں عموماً" وہ انقلاب عظیم پیدا کر دیا جس کی نظیر نہ تو ماضی میں ملتی ہے اور نہ ہی قیامت تک ملنے کی کوئی توقع ہے۔

چنانچہ ایک عیسائی مورخ نے اپنی ایک کتاب "سو بڑے آدمی" میں ان لوگوں کو شمار کرایا ہے جنھوں نے اس روئے زمین پر دنیا کی تاریخ میں عظیم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ایسے سو آدمیوں کو شمار کرتے ہوئے اس نے سب سے پہلے نمبر پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا ہے۔ جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ اس عیسائی مصنف کے نزدیک بھی دنیا کی تاریخ میں سب سے عظیم کارنامے انجام دینے والی ذات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

حقیقت بھی تو یہی ہے کہ صحرائے عرب کے بادیہ نشین

باقی صفحہ ۱۷ پر

راستی اور دروغ پر نظر

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب وعدہ کرتا ہے تو پورا نہیں کرتا۔ اور جب اسے امانت دی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے (بخاری) یہ باتیں نفاق فی العمل کی ہیں۔ مرد مومن کو ان سے ضرور بچنا چاہیے۔ اپنے اللہ سے عہد کریں۔ کہ ہمیشہ سچ بولیں گے۔ اور امانت میں بھی خیانت نہ کریں گے۔ بعض باتیں اور ایک دوسرے کے بھید بھی امانت میں داخل ہیں۔ ذرا سوچیے تو کہ جھوٹ۔ وعدہ خلافی اور خیانت جب منافقوں کی علامتیں ہیں۔ اور منافقوں کا ٹھکانا قرآن نے سب سے گہرا دوزخ بتایا ہے جس میں سب دوزخوں سے زیادہ عذاب ہوگا۔ تو پھر منافقوں کی ان علامتوں اور نشانیوں سے بچنا کس قدر ضروری ہے۔ خبردار! جھوٹ۔ وعدہ خلافی۔ اور خیانت دوزخ کے شعلے ہیں۔

(۲) رحمت عالمؐ سے کسی نے پوچھا۔ کیا مسلمان بزدل ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں! پھر اس نے پوچھا کیا مسلمان بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا۔ ہاں! پھر جب اس نے پوچھا۔ کیا مسلمان کذاب ہو سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں! (موطا امام مالکؒ)

اب سوچیں کہ جھوٹ بولنے والے کا اسلام کے ساتھ کیا تعلق واسطہ رہا۔ جب کہ رحمت عالمؐ کی زبان پر! مسلمان بزدل یا بخیل تو ہو سکتا ہے۔ لیکن جھوٹ بولنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وائے برحال ما۔ کہ جھوٹ آج کل سارے معاشرے میں گھر کر چکا ہے۔ پھر ہم مسلمان ہیں۔

(۳) حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے رحمت کے میل بھر دور ہو جاتے ہیں۔ اس بدبو کے باعث جو جھوٹ بولنے سے پیدا ہوتی۔ (ترمذی شریف)

(۴) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

افضل جہاد اس شخص کا ہے کہ جس نے ظالم بادشاہ کے روبرو حق بات کہہ دی۔ (ترمذی شریف)

ہمیشہ سچ بولنا۔ اور سچ کی اشاعت کرنا مسلمان کا شیوہ ہے یہاں تک کہ اگر ظالم اور جابر حاکم کے سامنے بھی جانے کا اتفاق ہو تو اس کے منہ پر بھی سچی بات کہی جائے تو یہ بڑا اچھا جہاد ہے۔ کیونکہ ظالم بادشاہ کی مرضی کے خلاف بات کرنا موت کو دعوت دینا ہے۔ اس لئے اسے افضل جہاد فرمایا گیا ہے۔ سچ ہے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(۵) جناب سید العالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایک بات کرے اور وہ تجھے سچا سمجھتا ہو۔ لیکن تو جھوٹ بول رہا ہو۔ (ابو داؤد)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسے اچھے پیرایہ میں سچائی کی تعلیم دی ہے کہ مسلمان بھائی سے جھوٹ بولنا درحالیکہ وہ تم کو سچا سمجھ رہا ہو۔ بہت بڑی خیانت ہے۔ خیانت اس طرح ہے کہ سچائی اللہ کی امانتوں سے ہے۔ جب سچ بولا۔ تو امانت ادا ہوئی۔ اگر جھوٹ بولا تو امانت میں خیانت ہوگئی۔ اور خیانت نفاق کی قسم ہے۔

قرآن پڑھو قرآن پڑھو

کلام۔ سید محبوب الحسن نقوی (مرحوم)

ہے حکم خدائے ہر دو جہاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو
محبوب خدا کا ہے فرماں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

اللہ نے نازل اس کو کیا محبوب خدا پر ہے اترا
باطل کا نہیں اس میں امکاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

عزت ہے یہی شوکت ہے یہی طاقت ہے یہی دولت ہے یہی
پاتا ہے جلا اس سے ایماں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

بچوں کے لئے ہے یہ رحمت سمجھاؤ انہیں ایک ایک آیت
تاکید یہ ہو ہر آن و زماں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

قرآن نہیں ایمان نہیں، قرآن نہیں فرقان نہیں
قرآن یہاں ایمان یہاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

ہاتھوں میں رکھو آنکھوں میں رکھو سینوں میں رکھو جیبوں میں رکھو
ہاں اس کو بنالو حرز جاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

اللہ سے بڑھ کر ذات کہاں اللہ سے بڑھ کر بات کہاں
یہ آن کہاں یہ شان کہاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

قرآن سے تجھ کو بیزاری، ہے اس کی سزا میں یہ خواری
عزت کے اگر ہو تم خواہاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

وہ لیڈر تھے یا رہبر تھے تدبیریں اپنی دیکھ چکے
وہ بھارت ہو یا پاکستاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

وہ خطبہ رسول برحق کا مکہ میں وداعی خطبہ تھا
تاکید سے تھا اس میں فرماں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

وہ لیڈر تھے یا رہبر تھے تدبیریں اپنی دیکھ چکے
محبوب کی اب تو سن لو فغاں قرآن پڑھو قرآن پڑھو

قرآن مجید ایک بے مثل کتاب الٰہی اور سرچشمۂ ھدایت

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد اجمل خان لاہور

دنیا کی پیدائش کا حقیقی مقصد معبود حقیقی کی ذات و صفات کی معرفت ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک بنی نوع انسان کو برائیوں اور گندگیوں سے پاک کر کے بھلائیوں اور خوبیوں کے ساتھ آراستہ نہ کیا جائے۔ اسی مقصد کے لئے ہزاروں انبیاء کرام اور رسل عظام بھیجے گئے اور آخر میں اس مقصد کی تکمیل کے لئے سید الانبیاء و المرسلین کو مبعوث کیا گیا اور الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا مژدہ سنایا گیا۔

اس عظیم کارنامہ کو سرانجام دینے کے لئے آپ کو انسانوں کی راہنمائی اور ہدایت کے لئے "قرآن مجید" دستور و منشور کے طور پر عطا کیا گیا۔ جس کی عظمت شان کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ حضرت آدم سے لے کر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے انبیاء تشریف لائے ان کی تعلیمات کا نچوڑ اور ان کی لائی ہوئی کتابوں کا خلاصہ اس میں موجود ہے۔ یہی کتاب ہدایت اور نور مبین ہمارے دین کی اساس اور بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی اور اپنے احکام سے اسی کے ذریعہ باخبر کیا ہے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں ہمارے لئے زندگی کا دستور العمل اور نامہ ہدایت ہے۔ اس کتاب میں

تہذیب اخلاق' تمدن' معاشرت' حکومت و سیاست' معرفت و روحانیت' تزکیہ نفوس' تنویر القلوب' غرض وصول الی اللہ اور تنظیم و رفاہیت خلائق کے وہ تمام قوانین موجود ہے جن سے آفرینش عالم کی غرض پوری ہوتی ہے اور جن کی ترکیب و تدوین کی ایک امی قوم کے امی فرد سے بھی امید نہیں ہوسکتی تھی کہ جس کا خارج میں کوئی معلم اور استاد ہی نہ تھا۔ لیکن اس کے علوم و معارف' احکام قوانین اور معجزانہ فصاحت و بلاغت شوکت و جزالت' جدت اسلوب و سلاست اور اس کی لذت و حلاوت اور شہنشاہانہ شان و شکوہ اور جامع و موثر اور دلربا طرز بیان پر نظر کرکے کہنا پڑتا ہے کہ یہ قرآن وہ کتاب نہیں جو خداوند قدوس کے سوا کوئی دوسرا شخص بنا کر پیش کرسکے۔ مخلوق خواہ وہ جن ہوں یا انس جس طرح خدا کی زمین جیسی زمین' خدا کے سورج جیسا سورج اور خدا کے آسمان جیسا آسمان پیدا کرنے سے عاجز ہے۔ اسی طرح خدا کے قرآن جیسا قرآن بنانے سے بھی دنیا عاجز ہے۔

بے مثال کتاب

پورا قرآن تو بجائے خود رہا اس کی ایک سورۃ کا مثل لانے سے بھی تمام جن و انس عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے سارے جہاں کو اور ساری مخلوق کو مقابلہ کا چیلنج دے دیا ہے۔

فاتوا بسورۃ من مثلہ پ ا

تمام جہاں کے فصیح و بلیغ' پڑھے لکھے' اکٹھے ہو کر قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورۃ کی مانند پیش کردو تو سمجھو لیا جاوے گا کہ قرآن بھی کسی بشر کا کلام ہے۔ جس کا مثل دوسرے لوگ لا سکتے ہیں۔ مگر محال ہے کہ ابدالاباد تک مخلوق خواہ وہ جن ہوں یا انس ایسا حوصلہ کرسکے اور مخالفین اسلام کا یہ خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے۔

قل لئن اجتمعت الانس و الجن علی ان یا توا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا پ ۱۵

تو قرآن مجید کا مقابلہ قیامت تک محال ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے کیونکہ یہی خدا کی وہ آخری کتاب ہے جو ہر قسم کے تغیرو تبدل' ترمیم و تنسیخ سے بالکل محفوظ ہے اور قیامت تک اسی شان کے ساتھ رہے گی اور کیوں نہ ہو جب کہ خود خالق کائنات نے حفاظت و صیانت کا ذمہ ان الفاظ میں لیا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

"بے شک ہم نے' ہاں ہم ہی نے نازل کیا۔ اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

صرف یہ کتاب اللہ ہی ہے۔ جس میں شک و شبہ اور باطل کو کہیں سے راہ نہیں ملتی۔

لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید پ ۲۵

"اس میں باطل نہ آگے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے۔"

یہ کلام نازل ہوا ہے۔ خدائے باحکمت و پر حمد کی طرف سے۔ یہی وہ کتاب ہے جو کسی کی تصدیق کی محتاج نہیں بلکہ وہ **مصدقا لما معکم** خود دوسری کتب سماویہ کی مصدق اور مہیمن ہے۔

سرچشمہ ہدایت

یہی وہ کتاب ہے جو آج تک اسی طرح سرچشمہ ہدایت ہے۔ جس طرح آج سے چودہ سو برس پہلے تھی۔ جس طرح پہلی صدی ہجری کا ایک سادہ مزاج مخلص مسلمان سادگی کے ساتھ اپنے سوالات کے جوابات اس کتاب سے تلاش کرلیتا تھا۔ اسی طرح آج چودھویں صدی کا ترقی یافتہ انسان بھی اپنے مسائل اور اپنی مشکلات کا حل اسی کتاب مقدس میں پا رہا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کی تاثیر سے گھبرا کر کفار نے کہا تھا۔

لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون

"اس قرآن کو سنو ہی مت اور اس کے درمیان میں غل مچادیا کرو' شاید تم غالب آجاؤ۔"

یہی وہ کتاب ہے جس کی سماعت کے لئے جنات رک گئے۔ اور بے ساختہ پکار اٹھے۔

انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا

"ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو راہ راست بتلاتا ہے۔ سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم اپنے پروردگار کا شریک کسی کو نہ بنائیں گے۔"

یہی وہ کتاب ہے جو صحیح راستہ بتانے والی ہے اور ظنون و اوہام کے مقابلہ میں سچ حقائق پیش کرنے والی' ہر تاریکی کو روشن کرنے والی' ہر کجی کو دور کرنے والی' ہر پستی کو بلند کرنے والی اور ہر دکھ کو مٹانے والی ہے۔

قرآن مجید کی صداقت پر کسی دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں کہ وہ صدیوں سے بجنسہ بلفظہ قائم ہے اور چونکہ وہ وحدہ لاشریک کا کلام ہے اس کا مقام اور معارضہ کرنے سے مخلوق عاجز اور قاصر ہے۔

تاریخی خطبہ

اسی کتاب مبین کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں اعلان فرمایا تھا۔

و قد ترکت فیکم ما لم تضلو بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ

"میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں' اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔"

بقیہ : سیرت النبیؐ

جن میں نہ تعلیم تھی نہ اخلاق۔ ایسے اجڈ کہ کوئی ان پر حکومت کرنا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے۔ بات بات پر دوسروں کی جان لینا آسان بات تھی۔ مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل مخلصانہ اور دانشمندانہ محنت و کوشش اور رحیمانہ و مشفقانہ تبلیغ دین حنیف کے ذریعہ وہ مثالی کارنامے انجام دیئے کہ وہی قوم اعلیٰ تہذیب و تمدن کی علمبردار اور معلم انسانیت بن گئی۔ مجسم اخلاق بن گئی۔ انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت و مساوات کی مثال قائم کرکے رہتی دنیا تک کے انسانوں کے لئے بے مثل و بے مثال کارنامے کی یادگار قائم کردی۔

۳۔ اعلیٰ مقام و مراتب پر فائز ہونے کے اعتبار سے

رہی بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مراتب کی تو اس اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل و بے مثال بنایا ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے صدقے میں سارے انبیاء و مرسلین کو نبوت و رسالت ملی۔ آپ کی تخلیق مقصود تھی اس لئے بزم کائنات کو سجایا گیا اور سارے نبیوں اور رسولوں کے باوجود آپ کو امام بنایا گیا اور آپ کی رسالت کے بعد اس سلسلہ نبوت و رسالت کو مکمل طور پر ختم کردیا گیا۔

غرض رب ذوالجلال نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین امام الانبیاء' خاتم الرسل اور محبوب کبریا جیسے عظیم الشان مراتب سے سرفراز فرمایا۔ سبحان اللہ۔

اور یہ بھی تو دیکھئے کہ خدائے ذوالجلال نے کچھ رازونیاز کی باتیں کرنے اور مرکز اسلام کی تبدیلی کے تعلق سے کچھ خاص ہدایات سے نوازنے کے لئے اس جگہ بلایا جہاں سوائے خدا کے نہ تو انبیاء و مرسلین پہنچے اور نہ ہی کسی مقرب فرشتے کا گزر۔ جہاں صرف حبیب و محبوب' خدا اور رسول خدا ہیں۔ جہاں صرف احد ہے اور احمد ہے۔ جس عرش الٰہی کو دیکھنے کے لئے نہ معلوم کتنی نگاہیں مچلتی رہی ہوں گی۔ اس عرش پر آمنہ کے لال کا قدم مبارک ہے۔ سبحان اللہ! کیا اعلیٰ مراتب و مقام عطا کیا ہے خدائے قدوس نے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکل و صورت' ذات و صفات' کارنامے اور مقام ہر اعتبار سے بے مثل و بے مثال ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

میرے ابا جی!

حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا منیر احمد متخصص فی الفقہ جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

حق تعالیٰ شانہ نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری کتاب اور دین و شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور تاقیام دنیا تک اس کی کامل و مکمل حفاظت کا وعدہ فرمایا۔ اس وعدہ الٰہیہ کی تکمیل کے لیے ہر دور میں ایسے مردانِ کار آئے جنہوں نے جارحہ الٰہیہ کی حیثیت سے دین کی حفاظت و پاسبانی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیے رکھیں چنانچہ ہر دور اور ہر زمانے میں حکمت و خشیت الٰہی ایسی نابغہ و عبقری شخصیتوں کو وجود میں لاتی رہی جن کی گرمیٔ نفس کے فیضان سے امت میں حرارت ایمان قائم رہی اور جن کی تگ و تاز اور سعی و عمل سے یہ گلشن نبوی سدا بہار رہا اور ان شاء اللہ تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

آج سے کوئی نصف صدی پہلے جب عنایت خداوندی بہاولنگر کے ریگستان کی طرف متوجہ ہوئی تو ایک مقدس اور باخدا ہستی مہاجر فی سبیل اللہ قطب وقت جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی ترکستانی رحمۃ اللہ علیہ یہاں تشریف لائے۔

حضرت ابا جی کا اصل وطن علاقہ شورباغ شہر ختن مشرقی ترکستان تھا جو آج کل جمہوریہ چین کے صوبہ سینکیانگ میں واقع ہے حضرت ابا جی نسلاً ترک تھے اور ترک قوم کے بہادر اور جنگجو قبیلہ اوکنیور سے تعلق رکھتے تھے آپ کا خاندان اہل علم کا خاندان تھا اور معاش کا بڑا ذریعہ زراعت تھی خود حضرت ابا جی کے والد ماجد مولانا نجف علی مختر کی ۱۰ مربع زمین تھی اور شہر ختن میں ایک مدرسہ کی خود کفالت کرتے تھے۔ حضرت ابا جی نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی اور ایسے علماء سے تحصیل علم کیا جن کی علمی دھاک ثمرقند و بخارا تک تھی۔ آخر میں حافظ الحدیث حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کے مایہ ناز شاگرد مولانا ثبوت اللہؒ سے شرف تلمذ حاصل کیا جو ختن کے نواح میں ایک مدرسہ میں مدرس تھے ان کے علم سے بہت متاثر ہوئے۔ حضرت استاذ دوران درس حضرت انور شاہؒ کا بہت تذکرہ فرماتے تھے، چنانچہ جب کمیونسٹوں سے جہاد میں استاذ شہید ہوگئے تو حضرت ابا جی کو استاذ الاساتذہ سے استفادہ کا شوق دامن گیر ہوا۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں وطن عزیز کو خیر آباد کہہ کر صحرائے [illegible] اور کوہ ہمالیہ کے دشوار گزار پرخطر راستوں سے اپنے چند رفقاء کے ہمراہ پیدل دو ماہ سفر طے کرتے ہوئے ہندوستان دارالعلوم دیوبند پہنچے یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ استاذ الاساتذہ حضرت انور شاہ کشمیری انتقال فرما چکے ہیں بڑا شدید صدمہ ہوا اور وطن واپس جانے کا ارادہ کیا لیکن حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے فرمانے پر کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے تلامذہ موجود ہیں ان سے تحصیل علم کریں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے لیا اور گیارہ سال تک بڑی جانفشانی و لگن اور محنت و مجاہدہ کے ساتھ تمام علوم دینیہ حاصل فرمائے اور ان میں کمال پیدا کیا۔ چاندنی راتوں میں دارالعلوم کے دارالتفسیر کی چھت پر صبح تک مطالعہ فرماتے اور ان راتوں کی آمد پر بہت خوش ہوتے اس لیے کہ ساری رات تیل کے چراغ جلانے کی استطاعت نہ تھی۔ آپ نے تفسیر حدیث فقہ عربی ادب فارسی ادب منطق فلسفہ ریاضی ہیئت اور طب میں دسترس حاصل کی آپ کے اساتذہ میں شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی مفسر قرآن علامہ شبیر احمد عثمانی شیخ الادب مولانا اعزاز علی خان مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع ترجمان علامہ کشمیری مولانا سید بدر عالم میرٹھی محقق بے بدل مولانا محمد ادریس کاندھلوی شیخ المعقولات مولانا شمس الحق افغانی اسیر مالٹا مولانا عزیر گل فصیح اللسان قاری محمد طیب شیخ المنطق والفلسفہ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک مولانا عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہم جیسے اکابر شامل ہیں یہ بڑی عجیب بات ہے کہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے اور نہ کبھی اس کی کوشش فرمائی صرف دستخط کر پاتے تھے اس کی وجہ ان کا اپنے وطن کا ذوق اور ماحول تھا جہاں علماء و طلباء حافظہ پر اعتماد کرتے تھے چنانچہ حضرت ابا جی کا حافظہ بے مثل تھا بعض کتابوں کے عربی متون تک زبانی یاد تھے۔ حالانکہ ستر سال پہلے سنے ہوئے اساتذہ کے اقوال من وعن نقل فرمایا کرتے تھے اور یہ قوت حافظہ آخر تک برقرار رہی اور اس پر بڑا شکر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ ڈابھیل انڈیا سے بہاولنگر تشریف لائے تو ان کے ارشاد پر حضرت مولانا مفتی نیاز محمد ختنی دیوبند سے ۱۹۴۴ء میں بہاولنگر آگئے اور ان ہی کے مبارک ہاتھوں مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کی تاسیس عمل میں آئی۔

کچھ ہی عرصہ بعد حضرت میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ پر جذبہ دیار حبیبؐ غالب آیا اور انہوں نے اس آستانہ عالیہ پر مرنے کے لیے ہجرت مدینہ کی نیت سے رخت سفر باندھ لیا اور اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے اس چمن (جامع العلوم)

عیدگاہ کی چمن بندی دیا بانی اپنے رفیق حضرت اقدس مولانا مفتی نیاز محمد ختنی کے سپرد فرما گئے۔ اس درویش خدا مست نے خون جگر سے اس گلشن کی آبیاری کی تنگی و عسرت فقر و فاقہ اور کسمپرسی میں بے کسی کی صعوبتیں جھیلیں ناساعد حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا قوت توکل اور سرمایہ اعتماد علی اللہ کے ذریعہ اس مدرسہ کو اس قدر ترقی دی کہ آج وہ ایک عظیم الشان دانش کدہ ہے۔

حاجی اشتیاق احمد مرحوم بیکری والے جب حج پر گئے تو مدینہ منورہ میں مولانا سید عالم میرٹھی سے ملاقات کی حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں اہل جاہل نگر کو اللہ کا ولی اور صوفی دیکھ آیا ہوں۔

حضرت مفتی صاحب توکل و تقویٰ علم و بردباری اور عجز و انکساری کا پیکر تھے علم و عمل تصلب فی الدین اور استقامت کا مینارہ تھے صواب رائے دور اندیشی فراست و بصیرت تربیت و اصلاح مہمان نوازی اور فیصلہ میں یکتا تھے سیاست سے اگرچہ کنارہ کش رہتے تھے لیکن ملکی سیاست پر نظر رکھتے تھے۔ اور کبھی کبھی بڑا وقیع تبصرہ فرماتے تھے۔ انکار ابط شعبہ جات زندگی کے ہر طبقہ سے تھا اور ہر مکتبہ فکر کے افراد ان سے مستفید ہوتے تھے اکثر خاندانات میں صلح اور اصلاح ذات البین کا سہرا آپ کے سر ہوتا۔ جدید تعلیم کے مخالف نہ تھے لیکن علوم دینیہ کے ساتھ اس کی ہم آہنگی کے خواہاں تھے۔ اس غرض کے لیے مدرسہ کے متصل ایک پرائیویٹ پرائمری اسکول کی بنیاد رکھی جہاں بڑی معیاری تعلیم دی جاتی۔ بعد میں یہ اسکول سرکاری تحویل میں آگیا بہاول نگر کے تعلیم یافتہ طبقہ کی اکثریت اس اسکول کی استفادہ شدہ ہے حضرت اباجی اگرچہ عجز و انکساری کے پیکر تھے لیکن مسائل دینیہ میں کسی غلط بات کو برداشت نہ کرتے تھے۔ اور کسی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے بہاول نگر کے بزرگ لوگوں کو عید الفطر کا واقعہ اچھی طرح یاد ہوگا جب صدر ایوب مرحوم کے مارشل لاء کے زمانہ میں سرکاری طور پر عید الفطر کے چاند کا اعلان ہوا لیکن حضرت مفتی صاحب کے نزدیک شرعی شہادت سے چاند کا ثبوت نہ تھا۔ تو اباجی نے عید پڑھانے سے انکار کر دیا اور اگلے دن روزہ رکھنے کا اعلان کیا۔ جس پر بہت دباؤ ڈالا گیا لیکن آپ نے صاف انکار کر دیا۔ چنانچہ سرکاری طور پر عید کا اہتمام ہوا جس میں صرف سرکاری افسران نے شرکت کی اور عام مسلمانوں نے حضرت اباجی کا ساتھ دیا اور پھر حضرت اباجی نے اگلے دن بڑے زور و شور سے عید پڑھائی اور حضرت اباجی کی استقامت نے علماء کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ آپ کی زندگی شیخ سعدی کے اس جملہ کی مصداق تھی آنانکہ درویش فقیر اند و در حقیقت بادشاہ [illegible] فقر تھا مع فقیہ شخصیت تھے۔

حضرت مفتی صاحب کا اوڑھنا بچھونا علوم دینیہ کی ترویج و تبلیغ تھا چنانچہ ان کا سارا وقت مطالعہ تدریس اور عوام الناس کو مسائل بتلانے میں گزرتا پچاس سال تک قرآن و حدیث کی بے لوث خدمت کی۔ آخر عمر میں بھی روزانہ چار گھنٹے دینی کتب کا مطالعہ فرماتے اور دس پارے تلاوت فرماتے ہر تیسرے دن قرآن مجید ختم فرماتے بڑے شب بیدار تھے فجر سے کافی دیر پہلے بیدار ہوتے اور تہجد پڑھ کر ایک ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد فرماتے۔ ان کی زندگی کے پہلو بڑے وسیع ہیں جنہیں چند سطور میں بند نہیں کیا جا سکتا۔

تیرے بندے بھی گئے تیرے چاہنے والے بھی گئے
شب کی آہیں بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے

اتوار کے روز صبح حضرت اباجی کو سانس کی تکلیف ہوئی جو جلد بہتر ہوگئی اس کے بعد ڈیڑھ بجے دوپہر دوبارہ شدید ترین سانس کی رکاوٹ کی تکلیف ہوئی جو ایک دورے کی شکل اختیار کر گئی اور بے ہوشی طاری ہوگئی۔ فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں فوری طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور ڈاکٹر حضرات نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے توجہ دی اس قدر کوشش کے باوجود حضرت اباجی تقریباً چار گھنٹے کے بعد ہوش میں آئے پھر آہستہ آہستہ ہوش و حواس مکمل طور پر اپنے معمول پر آگئے اور مختلف امور پر گفتگو فرمانے لگے بہر حال ڈاکٹروں نے حضرت اباجی کو ہسپتال میں داخل رہنے کا مشورہ دیا اور سپیشل روم میں انتظام کر دیا گیا ہسپتال کے پورے عملے نے نہایت ہمدردی و خلوص سے خدمت کا حق ادا کیا ڈاکٹر جمیل افضل تو چوبیس گھنٹے ان پر موجود رہتے جونہی کسی قسم کی تکلیف کا عارضہ لاحق ہوتا وہ فوری طبی امداد سے قابو پانے کی کوشش کرتے اور رب کریم اپنے فضل و کرم سے افاقہ عطا فرماتے اس جدو جہد میں حضرت اباجی ایک ہفتہ تک ہسپتال میں رہے اور اس قلیل مدت کے دوران ان پر عجیب و غریب کیفیات کا ظہور ہوتا رہا اور وہ ایمان بین الخوف والرجاء کا صحیح مصداق دکھائی دیتا تھا کبھی ایسی آہ و زاری اور گریہ طاری ہوتا کہ ایمان کی سلامتی اور گناہ کی معافی دربار حق میں پیش کرتے۔ اور دوسرے ہی لمحے رجاء و امید کا یہ حال ہوتا کہ جنت کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے اور دیدار الٰہی کے واسطے بے قرار نظر آتے تھے۔ جب گریہ طاری ہوتی تو فرماتے کہ میرا رونا موت سے ڈر کر نہیں ہے بلکہ اللہ کے احسانات کے آنسو ہیں کہ اس پاک ذات نے مجھ ناکارہ کو ہمیشہ عزت و حرمت عطا فرمائی کسی موقع پر بھی ذلیل و خوار نہیں کیا مجھ بے زبان سے جسے اس علاقے کی زبان بھی نہیں آتی تھی اور دستخط کے سوا کچھ لکھنا نہیں آتا تھا مگر حق تعالیٰ نے اپنے دین کا ایک عظیم کام لے لیا یہ اس ذات عالی کے فضل و کرم اور خزانہ غیب کی عنایت تھی ورنہ خشک ترین علاقے کا رہنے والا یہ مسافر گرم ترین ریگستانی خطے پر کیسے آباد ہو سکتا تھا اللہ تعالیٰ کی عنایات و توجہات نے ثابت کر دکھایا کہ ان کے فیصلے دنیا میں قابلیت پر نہیں بلکہ قبولیت پر فیصلے ہوتے ہیں اور حضرت اباجی کی شخصیت تو دونوں کی جامع تھی علم کا یہ خزانہ جس موضوع پہ لب کشائی کرتا تو تقریر ایسی جامع اور مدلل ہوتی تھی کہ اہل مجلس متحیر رہ جاتے اور حضرت اباجی کی علمیت کا اعتراف کر کے اٹھتے تھے اس علالت کے دوران بہت مفصل وصیتیں فرمائیں اپنے اور پرائے ہر ایک کا نام لے کر نصائح فرماتے رہتے ان کے تو سب اپنے تھے ان کی رحلت نے نہ صرف مدرسہ کو بلکہ پورے شہر والوں کو یتیمی کا داغ دے دیا کیونکہ روحانیت کا یہ چراغ ہر گھر کو روشن کیے ہوئے تھا۔

اس کے گل ہونے کے بعد اس کے وجود کا احساس ہونے لگا اولاد کو اتفاق و اتحاد محبت و خلوص سے رہنے کی تلقین فرماتے رہے اور بڑے زور سے فرماتے کہ دین کو لازم پکڑو ساری کامیابیاں اس کے اندر پوشیدہ ہیں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اس سے دل نہ لگاؤ اپنے اصل مکان مستقر کی فکر کرو اور اللہ رب رحیم کی طرف سے جب بھی بلاوا آئے فوراً بندگی کا حق ادا کرتے ہوئے لبیک کہو کوئی حیل و حجت مت کرو آہ! آنکھوں والوں نے دیکھا اور خوب دیکھا کہ حضرت اباجی کی کیفیت ملاقات حق کے شوق میں ایسی ہو رہی تھی گویا ایک بے قرار مچھلی پانی میں غوطہ لگا کر سکون لینا چاہتی ہے اور زبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاری ہونے والے الفاظ من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ کی جیتی جاگتی تصویر دکھائی دے رہی تھی اور

شوقِ الٰہی کا یہ منظر دیکھیے، وہ حال آنکھوں نے کبھی دیکھا نہیں اور سننے والے کان نے کبھی سنا نہیں ہوگا کہ جوں ہی اتوار کا دن آیا تو پوچھا کہ آج کیا دن ہے بتایا کہ اتوار ہے تو فرمایا کہ کل دو شنبہ پیر ہے میری زندگی کی تمنا ہے کہ اس روز دنیا سے رخصت ہو جاؤں جس روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ فرمایا تھا چنانچہ بار بار وقت پوچھتے تھے کہ مغرب کب داخل ہوگی کیونکہ قمری تاریخ کے مطابق مغرب سے اگلا روز شروع ہو جاتا ہے چنانچہ جوں ہی مغرب قریب آئی فرمایا کہ میرا بستر قبلہ رخ کر دو شاید معاملہ دو شنبہ میں معلوم ہوتا ہے چشم بیں کو قبلہ رخ دیکھیے کہ میں آنے والے نورانی فرشتوں کو دیکھنا چاہتا ہوں اور عشاء تک اسی کیفیت میں ٹکٹکی باندھ کر قبلہ رخ دیکھتے رہے اس دوران حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ ایڈیٹر اسلامی صفحہ جنگ، موجود تھے اور حضرت مولانا کی شوقِ ملاقات پر رشک کرتے رہے اور دیدارِ الٰہی پر ایسی بے تابی و تڑپ مرغِ بسمل کی تڑپ کو شرما رہی تھی کہ اچانک ہاتفِ غیبی نے حضرت اباجی کے کان میں آواز دی کہ حتیٰ مطلع الفجر چنانچہ حضرت اباجی نے فرمایا کہ معاملہ طلوعِ فجر کے بعد معلوم ہوتا ہے سبحان اللہ آیت بھی اسی سورۂ مبارکہ کی سنائی دی کہ جس میں نزولِ ملائکہ کا ذکر ہے اور ادھر حضرت مولانا کی بے قرار نگاہیں نزولِ ملائکہ کا نظارہ دیکھ کر تشنگی کو قرار دینا چاہتی تھیں وہ کیسی مناسبت تھی و انتظار ہیں اس صدائے غیبی کے بعد طلوعِ فجر کے منتظر دکھائی دینے لگے اور بار بار طلوعِ فجر کا وقت پوچھنے لگے اللہ کر کے فجر طلوع ہوئی تو تقریباً ساڑھے سات بجے دل میں درد محسوس ہونے لگا اور اسی درد نے شدت اختیار کر لی اور دل کے دورے کی کیفیت بن گئی اور یہی جان لیوا ثابت ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے قبل دو تین مرتبہ دل کا دورہ پڑ چکا تھا جو E.C.G رپورٹ سے معلوم ہوا چنانچہ ان کی نبض ختم ہو چکی تھی مگر فرشتوں کو دیکھ کر ان کے استقبال کے واسطے اٹھ بیٹھے یہ سب ان کی روحانی قوت تھی جو آخری لمحات تک ہوش و حواس برقرار رکھے ہوئی تھی عین نزع کے وقت فرمایا کہ عالمِ آخرت عالمِ برزخ نظر آ رہا ہے اللہ اکبر! ہم نے سورۂ یٰسین اور کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا اور ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۳ھ بوقت چاشت بروز پیر

آہستہ آہستہ علم کا یہ پہاڑ اور عمل کا روشن مینار دنیا سے برزخ کی طرف منتقل کر دیا گیا، اور ہم سب کو روتا دھوتا اور ترستا چھوڑ کر اپنی دیرینہ تمنا کو پہنچا حق تعالیٰ نے وقت بھی وہ عطا فرمایا جو محبوبِ سبحانی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا ایسی عنایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر یہ مالک الملوک ہی کا ظرف ہے اتوار کے روز بندہ سے فرمایا کہ میرا جنازہ مولانا یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ پڑھائیں، بندہ نے عرض کیا کہ وہ کل کراچی کے لیے رخصت ہونا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کی طبیعت بحمدہ تعالیٰ ٹھیک ہے اور واقعی طبیعت بالکل ٹھیک تھی اور ماشاء اللہ چہرہ مبارک خوب روشن تر و تازہ دکھائی دے رہا تھا، کہ یہ روشن مینار بجھنے سے پہلے خوب آب و تاب کے ساتھ بھڑکنا چاہتا ہے جس کے روحانی نور سے ہزاروں تلامذہ اور متوسلین نے اپنے قلوب منور کیے حضرت اباجی کے اکابر اساتذہ یہ کہہ کر اہلِ بہاولنگر کے ہاتھوں اس درویش کا ہاتھ تھما گئے کہ ہم تم میں اللہ کا ایک ولی و مقبول بندہ چھوڑے جا رہے ہیں اس کی قدر دانی کرنا بہر کیف حضرت اباجی نے اپنی قلندرانہ شان میں فرمایا کہ نہیں وہ جنازہ پڑھا کر جائیں گے اور واقعی ایسا ہی ہوا ہائے ہائے کیسے اللہ کے پیارے بندے تھے کہ فرش پہ بیٹھے ہوئے ان قلندروں کی بات عرش پہ خدا پوری کر دیتے ہیں کہ کہیں یہ مخلوق کے سامنے شرمندہ نہ

اسپین کے
شہسواروں کی بیٹی کے
قبولِ اسلام کی ایمان افروز داستان
داستانِ ازابیلا
جس نے
پورے اسپین میں
تہلکہ مچا دیا
حق و باطل کا زبردست معرکہ، شجاعت و بہادری
اور ایثار و قربانی کی لازوال کہانی
شائع ہوگئی ہے
آج ہی اپنی کاپی محفوظ کرا لیں!
تحریر
جناب محمد سعید خان صاحب دہلوی
قیمت 45 روپے
100 کاپی منگوانے پر 40% رعایت
ناشر
نخلستان بک ہاؤس کراچی
20/A

ہوں سبحان اللہ کیسی تعلق الولایۃ ک ہے ان کی آبرو کو عرش والا بھی اس کی لاج رکھتا ہے حضرت مفتی صاحب کی وصیت کے مطابق جلد تدفین کے انتظامات مکمل کیے جانے لگے اور نہایت قلیل وقت میں ایسی برکت ڈال دی گئی کہ ظہر کی نماز کے بعد تجہیز و تکفین ہوئی عصر کی نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور ہزاروں مجمع نے زیارت بھی کی اور خوب جی بھر کے کی اور مغرب سے قبل دین پور شریف حضرت اباجی کے جسدِ مبارک کو پہنچا دیا گیا ابھی مغرب کی اذان میں پانچ منٹ باقی تھے مگر حضرت یوسف لدھیانوی مدظلہ کے فرمانے کے مطابق نماز کے فوراً بعد تدفین کر دی گئی۔ موت کے بعد بھی حضرت اباجی کے جسمِ مبارک کی لچک اور نازکی و الحیان زندوں کا سا تھا بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر اور وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ، ووجوہ یومئذ ناعمۃ لسعیہا راضیۃ اور وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ کا ایک عملی نمونہ دکھائی دے رہا تھا بلاشبہ یہ ان کی کرامت تھی اور عند اللہ مقبولیت کی دلیل حضرت مفتی صاحب کی وصیت کے مطابق دین پور شریف کے مبارک قبرستان میں دفن کیا گیا، جہاں حضرت مولانا اللہ بخش بہاولنگری خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری جیسے قطب الاقطاب آرام فرما رہے ہیں، حضرت مفتی صاحب بلکہ اپنے وقت کے قطب تھے چنانچہ حضرت یوسف لدھیانوی مدظلہ نے اپنے تعزیتی کلمات میں فرمایا کہ حضرت مولانا اللہ بخش صاحب کے بعد قطبیت کا مقام حضرت مفتی صاحب کو حاصل تھا اور وہ اس خطے کے قطب تھے۔ وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک متبحر و محقق عالمِ دین تھے اولادِ صالح تلامذہ اور دینی درسگاہ جامع العلوم عیدگاہ اور قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں کا ایسا صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہیں ان شاء اللہ العزیز ان کے بارے میں ربِ کریم کے ہاں بہت بڑی توقعات ہیں اور فرمایا کہ مجھے تو خیال ہوتا ہے کہ ان کے جنازے میں شریک ہونے والوں کی ان شاء اللہ العزیز بخشش کر دی جائے گی ان کی فیوض و برکات سے ہمارے معاملات درست ہوں گے۔ اب مدرسہ کے مہتمم عزیزم بھائی مولانا خلیل احمد افروز صاحب دامت فیوضہم ہیں ماشاء اللہ زندگی ہی میں ان کو شوریٰ کے مشورے سے جانشین اور قائم مقام مہتمم مقرر کر دیا گیا تھا ربِ کریم ان کی ظاہری و باطنی صلاحیتوں میں برکت دیں اور اباجی کے نقشِ قدم پر ہم سب کو چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی، لاہور

قسط نمبر ۶

تحریک ختم نبوت

منزل بہ منزل

مجلس کے مرکزی انتخابات

۷ر جولائی ۱۹۸۵ء مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمومی کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے کی۔ اجلاس میں چاروں صوبوں سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین عہدیداران اور مجلس عمومی کے اراکین نے شرکت کی اور آئندہ تین سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان کراچی

ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری

ناظم تبلیغ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر

ناظم نشرواشاعت۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

خازن۔ ملک بشیر احمد انوجہ

مجلس شوریٰ و عمومی کے خصوصی اجلاس کے بعد حضرت امیر مرکزیہ نے ایک پرہجوم کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے اغراض و مقاصد اور مطالبات پر روشنی ڈالی۔

مجلس عمومی کے اجلاس کا آغاز قاری شبیر احمد علی پوری کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالرحیم اشعر نے گذشتہ تین سالوں میں مجلس کے فوت ہونے والے رہنماؤں 'کارکنوں' ملک کی دیگر مذہبی تنظیموں کے مرحومین کے لئے تعزیتی قرارداد منظور کرائی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر زور دیا۔

قاضی حماس ابن مروان کا

احساسِ ذمہ داری اور دُنیا سے بے اعتنائی کی شاندار مثال

پروفیسر محمد اجتباء ندوی صدر شعبہ عربی و فارسی الٰہ آباد یونیورسٹی

شمالی افریقہ کے قدیم اور تاریخی شہر قیروان کے حکمران زیادۃ اللہ بن اغلب کو قاضی محمد بن اسود صدیقی کے ظلم و ناانصافی کی شکایت پہنچتی ہے تو وہ فکر مند ہو جاتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعا کرتا ہے کہ قیروان کے عہدہ قضاء کے لئے ایک ایسے عالم کی جانب رہنمائی فرما دے جس کے ذریعہ مسلمانوں کو عدل و انصاف میسر آ جائے اس نے بہت غور و خوض کے بعد اعلان کیا کہ قیروان کے دارالقضاء کے لئے متقی و پرہیزگار عالم ابوالقاسم حماس بن مروان ابن سماک ہمدانی کو قاضی محمد بن اسود کا جانشین مقرر کیا جاتا ہے عوام کو جیسے ہی یہ خبر پہنچی خوشی و مسرت سے جھوم اٹھے اور اس خوشی میں انہوں نے جانور ذبح کے دعوتیں کیں اور غریبوں و مسکینوں کو کھانا کھلایا اور اطمینان کا سانس لیا کہ ظلم و جبر کا دور ختم ہوا اور عدل و انصاف کا زمانہ آ پہنچا عوام ادھر خوشی و مسرت کے ترانے گا رہے تھے اور ادھر اس صالح اور خدا ترس قاضی حماس کی آواز گھر میں گونج رہی تھی سننے والوں نے سنا وہ اپنی خادمہ سے کہہ رہے تھے "خدا کی بندی کیا آج رات میں کھانے کے لئے کچھ گھر میں نہیں ہے تھوڑا سا جو آٹا تھا وہ بھی ختم ہو چکا ہے قاضی صاحب اپنے بیٹے کو آواز دے کر کہتے ہیں کہ بیٹے گھر کے کونے میں جو کلہاڑی رکھی ہے اسے لو اور فروخت کر کے کھانے کے لئے روٹی اور تیل لے آؤ کھانا کھا کر پورا گھر نماز عشاء ادا کرتا ہے اور پھر نوافل تلاوت اور ذکر و اذکار میں مصروف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ نیک دل خادمہ جو وہ بھی گھر کے ایک گوشہ میں کھڑی ہو کر عبادت و اطاعت الٰہی میں لگ جاتی ہے اور رو رو کر اور بلبلا بلبلا کر دعا کرتی ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے قاضی حماس نوافل سے فارغ ہوتے ہیں اور گھر کے تمام افراد کی خبر گیری کے لئے اندر داخل ہوتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان کے صاحبزادہ سالم تہجد میں مشغول ہیں ان کے دوسرے صاحبزادہ محمد تلاوت کلام پاک میں منہمک ہیں بوڑھی بیوی تسبیح و وظیفہ میں لگی ہوئی ہیں اور خادمہ جو ہرہ آسمان کی جانب ہاتھ اٹھائے ہوئے بڑے الحاح و زاری سے دعا کر رہی ہے یہ منظر دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور ان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں "اے خاندان حماس اسی روش پر قائم رہو۔"

قاضی حماس نے عہد قضاء کی ذمہ داری سنبھالی تو اتنی فرصت نہ حاصل ہو سکی کہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے

مہماں نوازی

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے کہ مدت تکلف میں مہمان کا اکرام کرے۔ عرض کیا گیا۔ مدت تکلف کتنی ہے؟ ارشاد ہوا۔ ایک دن ایک رات۔ اور فرمایا۔ مہمانی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مہمانی نہیں صدقہ ہے۔ اور مہمان کو چاہئے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ نہ ٹھہرے۔ کہ وہ تنگ آجائے۔ (بخاری شریف)

ایک دن اور ایک رات پُر تکلف مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ پھر جو ماحضر ہو وہی پیش کر دینا چاہیے۔

تکبر اور غرور سے بچیں

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بتاؤں دوزخی کون ہیں؟ سنو! سخت گو، بخیل اور متکبر۔ (بخاری شریف)

بات کرنے میں نرمی اختیار کریں۔ اور زکوٰۃ ضرور دیا کریں کہ بخل موجب نار ہے۔ اور تکبر سے بالکل بچیں کہ اس نے عزازیل کو خوار کیا۔ بس اللہ کا عاجز بندہ بن کر رہیں۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ (ابن ماجہ)

مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے سابقہ اجلاس کی کاروائی پڑھ کر سنائی اور امیر نائب امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب، مفتی احمد الرحمان صاحب کا نام پیش کیا جسے تمام اراکین نے بالاتفاق منظور کرلیا۔

مولانا اللہ وسایا نے مارچ ۱۹۸۴ء سے ۷ رجولائی ۱۹۸۵ء تک جماعت کی کارکردگی اور قادیانی جارحیت پر روشنی ڈالی۔

مولانا عبد الرحمان یعقوب باوا نے بیرون ملک جماعت کی کارکردگی اور دوروں کی تفصیل پیش کی۔

نماز ظہر کے بعد دوسرا اجلاس ہوا جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے مندوبین اور کارکنوں نے تجاویز پیش کیں۔

نماز عصر کے بعد حضرت الامیر نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور باقی عہدہ داران و مجلس شوریٰ کے اراکین کو نامزد کیا۔ اس موقع پر نئی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جو رات ۹ بجے تک جاری رہا۔ جس میں مجلس کی کارکردگی اور آئندہ لائحہ عمل وضع کیا گیا۔ بعد نماز عشاء مجلس کی جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے علماء کرام نے خطاب کیا۔

مجلس شوریٰ میں چند نئے حضرات کا اضافہ کیا گیا جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں....

پیر طریقت حرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینی مد ظلہ، مولانا احمد میاں حمادی، مخدو آدم۔ صاحبزادہ طارق محمود فیصل آباد۔

شہداء منزل گاہ کی یاد میں سکھر میں عظیم الشان کانفرنس

سکھر۔ شہداء منزل گاہ سکھر کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے مورخہ ۱۸ جولائی میونسپل اسٹیڈیم سکھر میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، سیاسی رہنماؤں، وکلاء، دانشوروں، اور طلباء نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں مقررین نے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ منزل گاہ کیس کو فی الفور اسپیشل ملٹری کورٹ میں چلایا جائے اور مجرموں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں۔ اسی

باقی صفحہ ۲۴ پر

گزر بسر کے لئے کوئی اور ذریعہ تلاش کرتے انہوں نے یہ عہد کرلیا تھا کہ عہدہ قضا کے کام کا معاوضہ یا تنخواہ بیت المال سے ہرگز نہ لیں گے امیر زیادۃ اللہ نے بہت اصرار کر کے کچھ ماہانہ مقرر کرنا چاہا مگر انہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے معذرت کردی رات کے وقت کتابیں نقل کرتے اور اسے بازار میں فروخت کر کے اس کی قیمت سے گھر کا خرچ چلاتے لیکن عدالتی مصروفیت کی بناء پر وقت کم ملتا اس لئے روز بروز آمدنی میں کمی ہوتی گئی مجبوراً خادمہ جوہرہ کو جواب دے دیا کہ وہ دوسری جگہ کام تلاش کرلے اور ان کے ساتھ تنگی و حسرت کی زندگی سے چھٹکارا حاصل کرلے نیک دل خادمہ اپنے آقا کے گھر سے جاتے ہوئے بہت روئی اور ایک دوسرے گھر میں ملازمت کرلی جب رات ہوئی تو اس گھر کے لوگ کھانا کھا کر جلدی ہی سوگئے اور ان کے خراٹوں کی آواز سنائی دینے لگی کوئی بھی عبادت و اطاعت و ذکر تلاوت میں مشغول نہیں ہوا تو جوہرہ اس حالت سے بیزار ہو کر قاضی حماس کے گھر لوٹ آئی قاضی صاحب نے سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ آپ نے تو مجھے کافروں کے حوالہ کردیا تو تعجب سے کہا کہ وہ لوگ تو مسلمان ہیں تو اس نے بڑی سادگی سے وضاحت کی کہ وہ لوگ شب بیدار نہیں ہیں جوہرہ نے گمان کیا کہ جو لوگ اطاعت الٰہی میں رات نہیں بسر کرتے وہ کافر ہوتے ہیں!

قاضی حماس نے عہدہ قضاء کی مختلف ذمہ داریوں کو اپنے نائبوں موسیٰ بن قطان، علامہ عبدالرحمان ورقہ اور ابو العباس اسحاق ابن ابراہیم بربری کے مابین تقسیم کردیا تھا اور خود دن میں مسائل و معاملات کے فیصلے کرتے اس کے علاوہ اعلان کردیا تھا جس کو جب اور جس وقت اپنے مسئلہ کے حل اور مقدمہ کی پیروی کرنے کی ضرورت ہو تو بلا روک ٹوک آسکتا ہے وہ رات کو جاگتے رہتے اور ان کے ساتھ ان کے صاحبزادہ سالم بیدار رہتے اور دروازہ کھٹکھٹاتے ہی آواز سن کر قاضی حماس کے پاس حاجت مند کو پہنچا دیتے وزیر اعظم ابن الصائغ نے ان سے کچھ رقم، سواری، خادم اور ایک سیکرٹری مقرر کرنے کی پیش کش کی تو انکار کردیا وزیر اعظم نے اصرار کیا تو دھمکی دی کہ وہ عہدہ قضاء سے استعفیٰ پیش کردیں گے ایک بار پھر وزیر اعظم نے عرض کیا کہ وقت کی کمی کے باعث کتابیں نقل کرنے میں دقت ہوتی ہے اسے روک کر بیت المال سے تنخواہ قبول کرلیں تو اس کو بھی نامنظور کرتے ہوئے کہا کہ میں مسلمانوں کا خادم ہوں اور ان کی خدمت کا کوئی معاوضہ لینا مجھے پسند نہیں ہے۔ ایک بار ان کی خدمت میں ایک مقدمہ پیش ہوا ایک شخص نے محلہ ابن الربیع میں ایک دوسرے شخص کی دیوار کے سہارے سر راہ بیٹھک بنانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ اپنے جانوروں اور سواریوں کی وہاں سے نگرانی کرسکے تو اس کے پڑوسی نے بیٹھک بنانے سے منع کیا اور کہا کہ یہ عام گزرگاہ ہے اس پر کوئی شخص کچھ نہیں بنا سکتا دونوں میں بحث و حجت ہوئی اور اندیشہ ہوا کہ نوبت بلوہ و فساد تک نہ پہنچ جائے آخر میں دونوں نے طے کیا کہ قاضی شہر سے اس سلسلہ میں فیصلہ حاصل کریں اور دونوں ہی قاضی حماس کو نہیں پہچانتے تھے دونوں نے عدالت کا رخ کیا ایک شخص سے قاضی حماس کے بارے میں دریافت کر رہے تھے کہ انہیں ایک باوقار سنجیدہ بزرگ نظر آئے وہ پانی بھرا ہوا گھڑا اٹھائے ہوئے تھے ان دونوں نے آگے بڑھ کر ان سے قاضی صاحب کے بارے میں پوچھا تو قاضی حماس نے کہا کہ کیا بات ہے؟ دونوں نے کہا کہ ایک مسئلہ میں ہم دونوں کا اختلاف ہے اس کا فیصلہ چاہتے ہیں قاضی صاحب نے کہا کہ اپنا مسئلہ بیان کرو قاضی تمہارے سامنے ہی کھڑا ہے تو پہلے آدمی نے جو مدعی تھا کہا کہ آپ گھڑا تو رکھ دیں قاضی صاحب نے جواب دیا یہ زمین راہ گیروں کا حق ہے میں اپنا یہ گھڑا رکھ کر گزرنے والوں کو تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا ہوں مدعی نے کہا کہ آپ نے تو فیصلہ فرما دیا پھر اس نے دل میں سوچا کہ قاضی صاحب نے جب اپنا گھڑا راستہ میں رکھنا گوارا نہ کیا تو وہ مجھے راستہ میں بیٹھک بنانے کی اجازت کیسے دیں گے وہ سلام کر کے واپس ہو گیا اور اپنے پڑوس سے معذرت چاہی جرات حق کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ حکومت کے با اثر وزیر نے قاضی حماس سے کہا کہ آپ سرکاری خطوط میں میرا نام پہلے لکھا کیجئے تو انہوں نے کہا کہ یہ خلاف اصول ہے اور ہمیشہ لکھتے رہے "قاضی القضاۃ حماس بن مروان کی جانب سے وزیر ابن صائغ کے نام" قاضی حماس بن مروان نے افریقہ میں اپنی عدالتی زندگی کے ایسے نمونے چھوڑے ہیں جو رہتی دنیا تک مسلمان قاضیوں اور ججوں کے لئے رہنما اصول بنے رہیں گے۔

●●

ایک بچپن سالہ بڈھے کھوسٹ کی کہانی جو ایک اٹھارہ سالہ دوشیزہ پر لٹو ہو گیا۔

جس نے جھوٹی نبوت کا سارا چندہ بیگم کی فرمائشیں پوری کرنے کیلئے وقف کیا ہوا تھا۔

نوکر ووہٹی دا

تحریر: محمد طاہر رزاق لاہور

ملکہ ہندوستان ملکہ وکٹوریہ کے غلام کی رنگین و سنگین داستان جو ملکہ قادیان کا بھی غلام تھا۔

نبی قادیان مرزا قادیانی کی گھریلو زندگی کے خفیہ گوشوں کی تقریب رونمائی۔

مسیلمہ ہند مرزا قادیانی زندگی کی پچپن خزائیں دیکھ چکا ہے۔ بڑھاپے کے سیاپے شروع ہو چکے ہیں۔ چہرے پر جھریاں بریک ڈانس کر رہی تھیں۔ بیماریوں نے نبی افرنگ کے جسم کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر قبضہ کر لیا تھا۔ اعصاب ڈھیلے پڑ چکے تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھیں مزید سکڑ گئی تھیں۔ دائیں آنکھ تو بالکل ہی بند ہو گئی تھی۔ اسی پلومر کی شراب کی بوتلیں غلاظت پینے کے باوجود چہرے کا رنگ خزاں رسیدہ پتوں کی طرح زرد تھا۔ پچیس سال کی مسلسل الہام خوری نے دماغ کا ستیاناس کر دیا تھا اور اللہ اور اس کی مخلوق کی لاتعداد لعنتیں برسنے کی وجہ سے چہرہ "لعنت ہاؤس" بن چکا تھا۔ ان تمام مصائب میں جکڑے ہونے کے باوجود مرزا قادیانی کا بیمار دل ایک اٹھارہ سالہ لڑکی نصرت جہاں پر لٹو ہو جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اس دوشیزہ کے حصول کے لئے دیوانہ وار کوششیں کرتا ہے۔ آخر لڑکی کی ماں کے تعاون سے رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور یوں ایک اٹھتی ہوئی جوانی اور ایک گرتا ہوا بڑھاپا شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں۔ شادی کے بعد مرزا قادیانی دربار زوجہ کا غلام بن جاتا ہے۔ بیگم کے قدموں میں بچھ بچھ جاتا ہے۔ اس کے اشارہ ابرو پر ناچتا ہے اور ذرا سی آواز دینے پر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو کر کہتا ہے کہ۔ "کیا حکم ہے؟ میرے آقا!" انگریزوں اور مریدوں سے بٹوری ہوئی دولت اس کی ہر ہر خواہش پہ لٹاتا ہے۔ نصرت جہاں بیگم گھر پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیتی ہے اور مرزا قادیانی گھر میں صرف "نوکر ووہٹی دا" بن کر رہ جاتا ہے۔ یہ "نوکر ووہٹی دا" کس اعلیٰ پائے کا تابعدار و فرمانبردار تھا' اس کے لئے قادیانی کتابوں کے حوالے

شہادت کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

جاناں سب کچھ تیرے لئے

"ایک دفعہ چٹھی رساں منی آرڈر لے کر آیا اور دروازہ پر آواز دی تو حضرت ام المومنین نے ایک خادمہ کو بھیج کر سارے فارم منگوا لئے۔ چٹھی رساں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ حضرت صاحب دستخط کر کے فارم بھیج دیں گے تو میں اندر روپیہ بھیج دوں گا جب دیر ہو گئی اور فارم نہ آئے تو حضرت صاحب خود باہر تشریف لائے۔ جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا کہ فارم بیوی صاحب کے پاس ہیں تو آپ نے بیوی صاحب سے کہا کہ فارم ہمیں دے دو چٹھی رساں انتظار کر رہا ہے۔ بیوی صاحب نے کہا ہم نہیں دیتے۔ تب آپ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا آپ ان فارموں کا کیا کریں گے۔ بیوی صاحب نے کہا کہ آپ ہر روز روپیہ منگواتے ہیں آج روپیہ ہم منگوائیں گے۔ (یعنی فلتی فلتی۔ ناقل) حضرت صاب اس پر کچھ ناراض نہ ہوئے۔ نہ غصہ کا اظہار کیا بلکہ خندہ پیشانی سے فرمایا کہ وہ تو روپیہ ہمارے دستخطوں کے بغیر نہیں دے گا۔ لاؤ ہم دستخط کر دیتے ہیں پھر آپ ہی روپیہ منگوا لیں۔ اس پر بیوی صاحب نے فارم دے دیئے اور حضرت صاحب نے دستخط کر کے پھر فارم ان کو دے دیئے۔"

(الفضل ۱۶۔ ص ۳)

بہت اچھا کیا آخر گھر میں بھی تو رہنا تھا۔ (ناقل)

بڑا مزہ ہے تیرے ساتھ ٹہلنے میں

"بیان کیا مجھ سے مولوی نورالدین نے کہ ایک دفعہ حضور کسی سفر میں تھے۔ جب اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحب کو ساتھ لے کر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے (یعنی مولوی نور الدین کو) کہا کہ پلیٹ فارم پر بہت لوگ ہیں۔ وہ حضرت صاحب اور بیوی کو اکٹھا پھرتے دیکھ کر کیا کہیں گے۔ آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحب کو الگ بٹھا دیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم خود حضرت صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور کہا کہ لوگ بہت ہیں۔ بیوی صاحب کو ایک طرف بٹھا دیجئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ۔ جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں۔"

(سیرت المہدی جلد اول ص ۶۳ مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

عجیب واہیات آدمی تھا۔ مرد غیرت سے دانت پیس رہا

ہے' جل بھن رہا ہے لیکن مجسمہ بے غیرتی مرزا قادیانی کو شرم ہی نہیں آرہی۔ بیوی کو ساتھ لئے پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے۔ لوگ دیکھ رہے ہیں لیکن ماڈرن جوڑا تماشہ بنے اپنے چہل قدمی میں مصروف ہے۔(ناقل)

میں نوکر تیرا

کذاب قادیان فسٹ کلاس زن مرید تھا۔ بیوی کے اشارہ ابرو پر صدقے واری جاتا۔ دربار زوجہ سے جو حکم ملتا فوراً سر تسلیم خم کردیتا ہے۔ سارے مریدوں کی جیبیں کاٹ کر سب کچھ بیوی کے قدموں میں ڈھیر کردیتا۔ "مرزا بشیر احمد قادیانی اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنی کتاب "سیرت المسیح الموعود" میں لکھا ہے کہ "اندرون خانہ کی خدمت گار عورتوں کو میں نے بارہا خود تعجب سے کہتے سنا ہے کہ دو مرزا بیوی دی گل بڑی مندا اے" مرزا بیوی کی بات بہت مانتا ہے۔"

سیرت المہدی جلد اول ص ۲۵۹ مصنف بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

تجھ سے گلہ نہیں

مرزا قادیانی کی گھر میں کیا وقعت اور اہمیت تھی' ملاحظہ ہو۔

"منشی عبدالخالق صاحب لاہوری نے کمال محبت اور دوستی کی بنا پر بیماری کی نسبت پوچھا اور عرض کیا کہ آپ کا کام بہت نازک ہے اور آپ کے سر فرائض کا بھاری بوجھ ہے آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً اپنے لئے ہر روز تیار کروایا کریں۔ حضرت نے فرمایا۔ ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں مصروف رہتی ہیں اور ان باتوں کی پرواہ نہیں کرتیں۔"

(سیرت المسیح الموعود ص ۷)

یہ سارا چندہ تیرے لئے

"لدھیانہ کا ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی صاحب' خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ رحمت اللہ کے سامنے کہا کہ جماعت مقروض ہو کر اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ کے کپڑے اور زیورات بن جاتے ہیں۔"

(خطبہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۲۶ ص ۳۳۰' ۱۲۱ اگست ۱۹۳۸ء)

سچ ہی تو کہا تھا دل جلے مرید نے۔ وہ تنگی کاٹ کر چندہ دے اور "مسز مرزا قادیانی" مریدوں کے چندوں سے نت نئے زیورات بنا بنا کر اپنی زیبائش و نمائش میں مصروف ہو۔ چندہ چور اور حرام خور مرزا قادیانی نے اپنی لاڈلی اور چہیتی بیوی نصرت جہاں بیگم کو جو زیورات پہنائے اس کی تفصیل دیکھئے اور سوچئے کہ ایک شخص جو پہلے کچہری میں منشی تھا' پھر گھر میں آکر بیکار بیٹھا ہے۔ پہلی بیوی اس کے بچے بڑے ہیں' دوسری بیوی کو اتنے زیورات کہاں سے پہنا رہا ہے؟ جب فہرست پر نگاہ ڈالتے ہیں تو مرید سچا نظر آتا ہے اور انگریزی نبی جھوٹا۔ فہرست پیش خدمت ہے۔

کڑے خورد طلائی = ۲۵۰ روپے
بندے طلائی = ۵۰۰ روپے
کنٹھ طلائی = ۲۲۵ روپے
کنگن طلائی = ۲۲۰ روپے
بندے طلائی = ۳۰۰ روپے
بالے گھنگروں والے = ۳۰۰ روپے
حسیاں خورد = ۳۰۰ روپے
پونچیاں طلائی = ۱۵۰ روپے
موگے = ۲۰۰ روپے
چاند طلائی = ۵۰ روپے
بالیاں جڑاؤ = ۱۵۰ روپے
نتھ طلائی = ۴۰ روپے
لیپ جڑاؤ = ۷۰ روپے
کڑے کلاں طلائی = ۷۵۰ روپے
کل رقم = ۳۵۰۵

(قادیانی نبوت ص ۸۵ بحوالہ فسانہ قادیان مصنف حافظ محمد ابراہیم کیرپوری)

اس زمانہ میں سونا تقریباً بیس روپے تولہ تھا۔ اس حساب سے اس زمانہ میں چندہ چور مرزا قادیانی نے اپنی بیوی کو تقریباً ۱۷۵ تولے سونا پہنایا یعنی دو سیر تین چھٹانک۔

(مولف)

جیسے تیری مرضی

قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۲۵ء میں مفتی محمد صادق نے مرزا قادیان کی "گھریلو زندگی" پر تقریر کی' جو الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی۔ مفتی صادق نے مرزا قادیانی کی گھریلو زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ "ایک دفعہ کسی نے خیر خواہی سے کہا کہ بیوی صاحبہ اپنے زیورات کو بار بار تڑواتی ہے اور نئی نئی شکل میں بنواتی رہتی ہے۔ اس طرح تو بہت سا نقصان ہوتا ہے اور بہت سا حصہ زرگر ہی کھا جاتے ہیں۔ بیوی صاحبہ کو روکنا چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کا مال ہے جس طرح چاہیں کریں۔"

بالکل ٹھیک کہا۔ مال مفت دل بے رحم۔(ناقل)

بے غیرت خاوند

"بیوی صاحبہ مرزا جی کے مریدوں کو ساتھ لے کر لاہور سے کپڑے بھی خود ہی خرید لایا کرتی تھیں۔"

(کشف الظنون مرتبہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہور ص ۸۸)

سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے لیکن نبی قادیان کے گھر پر بے غیرتی کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ شرافت سر پیٹ رہی ہے اور حیا منہ چھپائے بیٹھی ہے۔ توجہ فرمائیے! مرزا قادیانی کی جوان بیوی جو اسے بڑھاپے میں ملی' مریدوں کے ساتھ شٹل چھکتی جارہی ہے...... گاڑی میں سوار ہو رہی ہے...... قادیان سے لاہور آرہی ہے...... خاصا طویل سفر ہے...... راستے میں کھانے پینے کی احتیاج ہے...... لاہور آگیا ہے...... تانگہ میں سوار ہو کر بازاروں میں جارہی ہے...... مریدوں کی معیت میں شاپنگ ہو رہی ہے...... معلوم نہیں واپسی ایک دن میں ہے یا چار دن میں...... اگر ایک دن سے زیادہ ہے تو رات کہاں ٹھہرتی ہے...... پھر واپسی ہوتی ہے...... زن مرید خاوند سرچے حتی بیوی کا استقبال کرنے کے لئے سراپا انتظار بنے سر کے بل کھڑا ہے۔ ایسا وہی کرسکتا ہے جس کی غیرت نے کفن پہن لیا ہو اور جس کی حمیت لاش بن چکی ہو۔ جی ہاں! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے کی ناپاک جسارت کرنے والوں پر خدا کی پھٹکار اسی طرح پڑتی ہے اور رب ذوالجلال ان کے ذہنوں سے عزت و غیرت کا مفہوم چھین لیتا ہے۔(مولف)

گھر میں کوئی عزت نہیں

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اپنی کتاب "سیرت المہدی الموعود" میں لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل' فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔ بے تیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں' چیخ رہی ہیں' چلا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریباں ہو رہی ہیں اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں۔ مگر حضرت صاحب یوں لکھے جارہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔ یہ ساری لا نظیر اور عظیم الشان عربی' اردو' فارسی کی تصانیف ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔"

(سیرت المہدی ص ۲۷۸ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

جس کے اپنے گھر میں اخلاقیات کا اس حد تک جنازہ نکلا ہو وہ لوگوں کے اخلاق کیا سنوارے گا؟! اس حوالہ سے یہ نکتہ بھی ابھرتا ہے کہ مرزا قادیانی کا اپنے گھر میں کوئی

باقی صفحہ ۲۶ پر

قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

عالم اسلام قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کا نوٹس لے • عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کا ہر محاذ پر تعاقب جاری رکھے گی

کراچی (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اگر اجازت دی گئی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام مذہبی جماعتوں کے اشتراک سے بھرپور تحریک چلائے گی اور اس صورت میں اگر قادیانیوں کی عبادت گاہوں کو نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری قادیانی گروہ پر ہوگی۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مرزائیوں کا پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ عالم اسلام کے رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں خصوصاً "مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششوں کا جائزہ لیں اور قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند بنائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا کے آخری گوشے تک قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھے گی اور قادیانیوں کو اس بات پر مجبور کرے گی کہ وہ ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو تسلیم کرے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد یوسف لدھیانوی' نائب امیر مرکزیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دینی جماعتوں کے مشترکہ ختم نبوت کنونشن نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا کہ ختم نبوت کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں۔ یہ کفر و ایمان کا مسئلہ ہے' مسلمانوں کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ اس وقت قادیانی پوری دنیا میں اسپتال' اسکولوں اور رفاہی کاموں کی آڑ میں اور ٹیلی ویژن اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف انداز میں اسلام اور پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ ہر جگہ اسرائیل کی مدد سے مسلمانوں کو تباہ کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ ادھر امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے ہمارے حکمران ان کو ہر قسم کی مراعات دے رہے ہیں۔ کلیدی اسامیوں پر ان کو فائز کیا جا رہا ہے۔ سفراء بنا کر بیرون ملک تقرر کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام سائنس کانفرنس کی آڑ میں قادیانیت کا مبلغ بنا ہوا ہے۔ اب حد تو یہ ہے کہ عدالت عظمیٰ میں قادیانیوں نے شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے رٹ داخل کردی ہے اور کھلم کھلا عدالتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ یہ صورتحال کسی طور پر قابل برداشت نہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے لئے مسلمان کسی دباؤ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تمام دینی جماعتیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانیوں کے خلاف بھرپور مشترکہ جدوجہد کریں گے اور قادیانیوں کو اپنی آئینی حیثیت تسلیم کرکے غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے برضا رہنا ہوگا یا اس ملک کو چھوڑنا ہوگا۔ مولانا محمد اسفندیار خان صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج قادیانیوں کی سرگرمیوں نے تمام مسلمانوں کو مشتعل کردیا ہے۔ قادیانیوں نے پورے ملک اور اسلام کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی کوششیں شروع کی ہوئی ہیں اور ذرائع ابلاغ سے علماء کرام کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا اس کے علاوہ کوئی حل نہیں کہ قادیانیوں کے خلاف راست اقدام کیا جائے' ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور ان پر ارتداد کی سزا جاری کی جائے۔

کنونشن سے جمعیت علماء اسلام فضل الرحمان گروپ کے مولانا عبدالرحمان فاروقی' مولانا عبدالکریم فاروقی' مولانا شاہجہاں' مولانا عبدالکریم عابد' جمعیت علماء اسلام سمیع الله گروپ کے مولانا غلام مصطفیٰ' سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے مولانا محمد اسفندیار خان' مولانا محمد طیب نقشبندی' مولانا قاری محمد امین' مولانا زرین شاہ' عبدالعزیز خان خلجی' قاری عمر خطاب' انجمن سپاہ صحابہؓ کے حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ' یوم فاروق اعظم کمیٹی کے چیئرمین سہیل احمد خان' سنی مجلس عمل کے قائد مولانا مفتی محمد نعیم' جمعیت اشاعت التوحید والسنت کے قاضی محمد خطاب' انصار الاسلام کے مولانا عبدالرشید انصاری' جامعۃ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مفتی نظام الدین شامزئی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' صاحبزادہ مولانا عبدالباسط' جامعہ احسن العلوم کے مولانا زرولی خان' جامعہ امام ابو حنیفہ کے مولانا محمد یوسف کشمیری' حرکۃ المجاہدین کے مولانا محمد مسعود اظہر' مولانا مفتی محمد اقبال' مولانا محمد ناصر' مولانا بدر منیر' جامعہ بنوریہ کے مفتی خالد محمود' مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے قاری خلیل احمد بندھانی' جامعہ انوار القرآن کے شیخ الحدیث مولانا محمد انیس الرحمان' جامع مسجد جیکب لائن کے خطیب مولانا تنویر الحق تھانوی' دارالعلوم کراچی کے قاری عبدالمالک' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد انور فاروقی' مولانا احمد میاں حمادی' بزم قاسم نانوتوی کے محمد شکیل' ایوان صنعت و تجارت کے سابق نائب صدر حاجی محمد حسین کاپڑیا' مدرسہ مصباح العلوم کے حافظ عبدالقیوم نعمانی' مدرسہ سفینہ بنوریہ کے مولانا حسن الرحمان' مولانا سیف الله ربانی' حافظ ہارون مطیع الله' مولانا محمد عبدالله' جامعہ عثمانیہ کے مولانا اقبال اسد' مولانا گلزار شاہ' جمعیت علماء اسلام کے مولانا حضرت ولی صاحب' جامع مسجد حنفیہ کے خطیب مولانا سالک ربانی' جمعیت تعلیم القرآن کے مولانا اکرام الحق خیری' مولانا عبید محمد اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔ اجلاس میں تقریباً "ایک ہزار علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

قراردادیں

○ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے اور ۱۹۸۴ء میں قادیانی آرڈیننس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روکنے کے باوجود قادیانیوں نے نہ اس آئینی ترمیم کو قبول کیا اور نہ ہی امتناع قادیانی آرڈیننس پر عمل کیا۔

ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۴۵۰۸۰

پوری دنیا میں وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں اور عام لوگوں کو مرتد بنانے میں مصروف ہیں۔ لندن' یورپ اور دیگر مسلم ممالک میں مساجد کی شکل کی عبادت گاہیں قائم کررہے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ عالم اسلام کے لئے تباہ کن ہے۔ اس لئے فوری طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کی قراردادوں کے مطابق تمام مسلم ممالک فوری طور پر اپنے اپنے ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیں۔ اپنے اپنے ملک میں قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کریں۔ قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روکیں۔ مساجد کی شکل میں قادیانیوں کو عبادت گاہیں بنانے کی اجازت نہ دیں اور یورپی اور افریقی ممالک میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔ قادیانیوں کے رفاہی کاموں کے مقابلے میں عالم اسلام کی اہم حکومتیں غریب ممالک میں رفاہی کام شروع کریں۔ تمام غریب ممالک قادیانیوں کی طرف سے رفاہی امداد قبول کرنے سے انکار کردیں تاکہ مسلمانوں کا دین محفوظ رہ سکے۔ معمولی سے دنیاوی منافع کے لئے دین اور عقیدہ کو خطرہ میں ڈالنا کسی طور پر مناسب نہیں۔

○ قادیانیوں کی طرف سے عدالت عظمیٰ میں حقوق انسانی کی آڑ میں اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف رٹ دائر کی گئی ہے اور قادیانی جگہ جگہ اعلان کررہے ہیں کہ عدالت عظمیٰ نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے اور اسی کے ساتھ ہانگ دہل یہ اعلان بھی کررہے ہیں کہ اگر عدالت عظمیٰ نے قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا تو وہ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ قادیانیوں کی طرف سے یہ اعلان' عدالت عظمیٰ کی توہین ہے جبکہ اس سے پہلے وہ قومی اسمبلی کے فیصلے کو تسلیم نہ کرکے قومی اسمبلی کی توہین کا ارتکاب کرچکے ہیں۔ اجلاس یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر پر توہین عدالت کا مقدمہ چلایا جائے اور توہین عدالت کی سزا دی جائے۔

○ قادیانی گروہ پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف زہریلے پراپیگنڈے میں مصروف ہے اور پاکستان کے اندرونی معاملات کو دنیا بھر کے فورم میں اٹھاکر پاکستان کے وقار کو خاک میں ملانے کی کوشش کررہا ہے۔ اجلاس اس مطالبہ میں حق بجانب ہے کہ مرزا طاہر اور اس کے حواریوں پر پاکستان کے آئین سے غداری اور پاکستان دشمنی پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

○ قادیانی سیاست دان' ڈاکٹر عبدالسلام سائنس کانفرنس کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہے اور سائنسی کانفرنسوں کے ذریعے پاکستان کے ایٹمی رازوں کو دوسری حکومتوں تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی کانفرنسوں پر پابندی عائد کی جائے اور اس کا پاکستان میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔

○ قادیانی کلیدی اسامیوں اور مختلف ممالک کے سفارت کار کی حیثیت سے اندرون ملک اور بیرون پاکستان اپنے مذہب کی تبلیغ کررہے ہیں اور پاکستان کے خلاف لابی بنانے میں مصروف ہیں۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مختلف ممالک میں متعین قادیانی سفیروں اور کلیدی عہدوں خصوصاً" عدلیہ اور افواج پاکستان جیسے حساس محکموں میں متعین قادیانی افسران کو فوراً" برطرف کیا جائے۔

○ قادیانیوں نے انگلینڈ میں ایک چینل اور سیٹلائٹ کرایہ پر لے کر اپنے پروگراموں کے لئے مخصوص کئے ہیں' جس کے ذریعہ وہ قادیانیت کی تبلیغ اور سادہ لوح مسلمانوں کو ارتداد کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اجلاس یہ مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور اس چینل اور سیٹلائٹ پر پابندی عائد کی جائے۔ ان تبلیغی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے عالم اسلام کی حکومتیں یورپ اور افریقی و امریکی ممالک میں تبلیغی مشن روانہ کریں۔

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ مطالبوں اور مسلسل تحریکات کے نتیجہ میں شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ تسلیم کیا گیا تاکہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز قائم ہو' لیکن ابھی تک اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں کیا بلکہ اس فیصلے کو تعطل میں ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اجلاس یہ مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس فیصلے پر عمل درآمد کیا جائے اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور نئے شناختی کارڈ کمپیوٹر کے ذریعے بنائے جائیں۔

○ آٹھویں ترمیم میں بعض اسلامی دفعات خصوصاً" قادیانیوں کے متعلق دفعات کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ہے' اجلاس یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کے تحفظ کا بندوبست کیا جائے۔

●●

حکومت قادیانیوں کو شعائرِ استعمال کرنے سے روکے

یوم ختم نبوت کے موقع پر خطباء کرام کی اپیل

ختم نبوت کنونشن اور یوم ختم نبوت کی کامیابی پر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا اظہار تشکر

کراچی (پ ر) قادیانیوں کا شعائر اسلام استعمال کرنا' عبادت گاہوں کے نام پر مساجد قائم کرنا اور اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہنا اور سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر قادیانیت کی تبلیغ کرنا' آئین پاکستان اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور عدالت عظمیٰ کی توہین ہے۔ آئین کی خلاف ورزی اور عدالت عظمیٰ کی دانستہ توہین پر قادیانیوں کے سرکردہ افراد خصوصاً" قادیانیوں کے سربراہ جو اپنے آپ کو خلیفہ کہلواتے ہیں پر توہین رسالت اور توہین عدالت کا مقدمہ چلایا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ بصورت دیگر مسلمان خود مجبور ہوجائیں گے کہ وہ شعائر اسلام استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف کارروائی کریں اور قادیانی سربراہ کو توہین رسالت کے جرم پر خود سزا تجویز کریں اور مساجد کے نام پر قادیانی عبادت گاہوں کو مسمار کریں۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد اسفند یار خان' مولانا عبدالرحمان فاروقی' مولانا فداء الرحمان درخواستی' مولانا عبدالکریم فاروقی' قاری شیر افضل' مولانا نور الہدیٰ' مولانا عبدالکریم عابد' مولانا شاہ جہان' مولانا شیر محمد' مولانا عبدالحفیظ' مولانا محمد اسعد تھانوی' مفتی محمد نعیم' مولانا حضرت ولی' مولانا اسعد ذکریا' مولانا امجد تھانوی' قاری معاویہ القاسمی' مولانا اقبال اللہ' مولانا گلزار شاہ' مولانا احسان اللہ فاروقی' مولانا محمد طیب نقشبندی' عبدالعزیز خان خلجی' مولانا عمر خطاب' قاری محمد امین' مولانا زرولی خان' مولانا عبدالواحد' مولانا محمد عاصم' قاری بلال احمد' مولانا زرین شاہ' قاضی محمد نقاب' مولانا نور الحق' مولانا تنویر الحق تھانوی' مولانا مشتاق عباسی' مولانا فیروز الدین رحمانی' مولانا محمد انور فاروقی' سہیل احمد خان' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا محمد مسعود اظہر' مولانا بدر منیر' مولانا عبدالحمید' مولانا انصر محمود' مولانا مولی بخش' مولانا محمد اسلم شیخوپوری' حافظ عبدالقیوم نعمانی' مفتی محمد نعیم' مولانا حسن الرحمان' مولانا اکرام الحق الخیری' مولانا محمد یوسف کشمیری' مولانا عطاء اللہ' مولانا عطاء الرحمان' مولانا غلام رسول' مولانا سیف اللہ ربانی' مولانا ہارون مطیع اللہ اور دیگر بہت سارے علماء کرام نے کراچی کی ایک ہزار سے مساجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم ختم نبوت کے سلسلے میں جمعہ کے خطبات میں تقاریر کرتے ہوئے کہا۔ ان علماء کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے علماء کرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہم اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی

آواز پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ علماء کرام نے عوام الناس سے اپیل کی کہ وہ تحریک اور جدوجہد کے لئے مکمل طور پر تیار رہیں۔ دریں اثناء ممتاز مذہبی رہنما مولانا فیروز الدین رحمانی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر پہنچ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

قبل ازیں مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ختم نبوت کنونشن اور یوم ختم نبوت کو کامیاب بنانے پر تمام علماء کرام' دینی جماعتوں اور مدارس دینیہ اور ختم نبوت کے کارکنوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ عقیدہ ختم نبوت سے محبت کی بناء پر ان تمام حضرات کو اپنی طرف سے بدلہ عطا فرمائے۔

ملتان میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور سیاسی زعماء کا اجلاس

اسلام کے خلاف کسی اعلیٰ عدالت کے فیصلے کو قبول نہ کرنے کا عزم

ملتان کی ممتاز دینی و سیاسی جماعتوں کے اجتماع میں پاکستان کی موجودہ افسوس ناک صورت حال زیر غور آئی۔ سیکولر مغرب زدہ اور قادیانی عناصر کی تخریبی چالوں کا گہرا تجزیہ کرنے کے بعد یہ اجتماع اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کے مسلمان اعلیٰ عدالتوں کے ایسے کسی فیصلہ کو تسلیم نہیں کریں گے جو اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کو کمزور کرنے والا ہو یا اس پر ضرب لگانے والا ہو۔ اس اجتماع کی رائے میں اعلیٰ عدالتوں کا یہ دینی ملی اور ملی فریضہ ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کا پورا پورا تحفظ کریں۔ اس بارے میں کسی قسم کا اغماض' تساہل یا تغافل ناقابل برداشت ہوگا۔ اس اجتماع کو اس امر پر بھی تشویش ہے کہ "آٹھویں آئینی ترمیم" کی تنسیخ کے لئے ایک منظم مہم چلائی جا رہی ہے کہ جس کا واضح ہدف یہ ہے کہ مثبت اسلامی اقدامات کا خاتمہ ہو جائے۔ یہ اسلام کے خلاف ایک مجرمانہ روش ہے جس کی یہ اجتماع مذمت کرتا ہے۔ ایسی تمام آئینی شقوں کو قائم رہنا چاہئے اس سلسلہ میں "امتناع قادیانیت" کا صدارتی آرڈیننس قابل ذکر ہے۔ اس آرڈیننس کو غیر موثر بنانے اور دوسرے اسلامی اقدامات کو کمزور بنانے کی ہر کوشش اسلام اور پاکستان کے اساسی نظریہ پر حملہ کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنے ذرائع ابلاغ' شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کی بحالی' تعلیمی اداروں میں اسلامی نظام زندگی بشمول عقیدہ ختم نبوت کی تشریح و توضیح سے باشندگان پاکستان کے اجماعی عقیدہ اسلام کا تحفظ کرنے کا فریضہ ادا کرے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل افراد شریک ہوئے۔

۱۔ مولانا محمد حنیف جالندھری' مہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان۔
۲۔ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی' مفتی مدرسہ انوار العلوم کچہری روڈ ملتان۔
۳۔ ڈاکٹر محمد بدر قریشی' نائب صدر جے یو پی پنجاب ملتان۔
۴۔ ملک وزیر غازی ایڈووکیٹ' جماعت اسلامی ملتان و صدر انجمن شہریان ملتان۔
۵۔ پیر مفتی عبدالرزاق قدوسی صاحب' قائد عالمی تحریک دعوت و اخلاق پاکستان۔
۶۔ مولانا غلام فرید' امیر جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان۔
۷۔ سید عطاء المومن شاہ بخاری صاحب' نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان ملتان۔
۸۔ محمد عقیل صدیقی صاحب' سیکریٹری انجمن شہریان ملتان۔
۹۔ مولانا عزیز الرحمان جالندھری' ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان۔
۱۰۔ شیخ محمد یعقوب' جنرل سیکریٹری جمعیتہ علماء اسلام ضلع ملتان۔
۱۱۔ علامہ رشید احمد ارشد صاحب' صدر مسلم کانفرنس ملتان ڈویژن۔
۱۲۔ مولانا محمد یعقوب جالندھری' مہتمم جامعہ خیر العلوم ممتاز آباد ملتان۔
۱۳۔ مولانا ایوب الرحمان' ناظم جامعہ عثمانیہ فخر کالونی ملتان۔
۱۴۔ علامہ عبدالحق مجاہد' سیکریٹری مجلس علماء اہل سنت پاکستان۔
۱۵۔ مولانا عبدالرحیم صاحب' ناظم تحفظ حقوق اہل سنت ملتان۔
۱۶۔ قاری محمد یوسف قاسمی' ناظم انجمن انوار الاسلام ملتان۔
۱۷۔ ڈاکٹر محمد عارف خان' جنرل سیکریٹری جمعیتہ علماء اسلام ملتان۔
۱۸۔ مولانا عطاء اللہ قادری' نائب مہتمم جامعہ دعوۃ الحق ملتان۔
۱۹۔ مولانا عبدالحئی' صدر جامعہ اشفاقیہ انصار العلوم ملتان۔

مولانا سندھیؒ اور شاہ ولی اللہؒ کی
نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز
جسکے آپ عرصے سے منتظر تھے

☎ 5874

مکتبۃ الجمعیۃ
امین بازار سرگودھا

جمعیت علماء اسلام۔ سپاہ صحابہؓ کے بیجز۔ کی رنگ۔ ڈائری۔ کیلنڈر۔ لٹریچر۔ سٹکرز۔ ٹیلی فون انڈکس پرس۔ بال پوائنٹ۔ جھنڈے۔ تصاویر مفتی محمودؒ۔ مولانا فضل الرحمٰن نیز دستور تحریک پرچون دستیاب ہے۔

ہر قسم کی تقاریر کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس۔ سٹکر۔ پمفلٹ۔ اشتہارات اور ہر قسم کی طباعت کا مرکز۔

مرزائیوں کے گمراہ کن عقائد کے بارے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر مفت حاصل کریں

قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش

کراچی (پ ر) جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی کے رہنماؤں علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نوری' مولانا اقبال حسین نعیمی' مولانا محمد اطہر نعیمی' مولانا عبدالعلیم قادری' مولانا محمد اسلم نعیمی' مولانا غلام عباس قادری اور مولانا محمد شاہدین اشرفی نے کہا کہ قادیانی ملک کے طول و عرض میں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے ریشہ دوانیوں میں مصروف عمل ہیں وہ اپنے باطل نظریات کے پرچار کے ذریعہ سیدھے سادے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت سے ہٹانے اور وطن عزیز کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن مقام افسوس ہے کہ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں سے صرف نظر کرتے ہوئے ارباب حکومت بالواسطہ طور پر ان کی مذموم سرگرمیوں کی تقویت کا باعث بن رہے ہیں انہوں نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سازشوں کی مکمل بیخ کنی کی جائے اور ان کو کلیدی عہدوں سے فی الفور ہٹایا جائے ورنہ قائدین جماعت اہلسنّت قادیانیوں کے خلاف بھرپور انداز میں تحریک چلائیں گے اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

قادیانیوں کی سازشیں برداشت نہیں کی جائیں گی' سپاہ صحابہؓ کراچی

کراچی (پ ر) سپاہ صحابہؓ کراچی ڈویژن کے صدر قاری

سعید الرحمان اور سیکریٹری حافظ احمد بخش نے کہا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ پوری امت مسلمہ کا مشترکہ اور متفقہ مسئلہ ہے۔ امت اس مسئلے پر کسی قسم کی سودے بازی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قادیانیت کے فروغ کی گھناؤنی سازشوں کا انکشاف ہوا ہے اور قادیانی اپنے مکروہ اور گمراہ کن نظریات کو اسلام کے نام سے پھیلانے میں مصروف ہیں لیکن ملک کے غیور مسلمان ان سازشوں کو کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کو تبلیغ آزادی دینے کی کوشش کی تو اس سے ملک میں ایسی آگ لگی گی جسے بجھانا حکومت کے بس میں نہیں رہے گا۔

●●

قبولِ اسلام

ہری پور میں تین غیر مسلم خاندانوں کا قبول اسلام

ایبٹ آباد۔ شبان تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور کی کوششوں سے ہری پور کے نواحی گاؤں پچھی میں قادیانیوں کے تین خاندان مرزائیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مجاہدین تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں علاقہ میں جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ان کی جدوجہد کے نتیجے میں پچھی کے تین گھرانوں نے قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ان گھرانوں کے سربراہوں میں محبوب الرحمان مع اہل و عیال عبدالسلام مع اہل و عیال اور آفتاب احمد بمعہ اہل و عیال کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ مرزائیت سرور عالمؐ کے دین سے بغاوت اور دشمنی کا نام ہے۔ جسے مرزائی مبلغ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پیش کرتے رہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے مجاہدین تحفظ ختم نبوت نے اسلام کا اصلی چہرہ اور صحیح عقیدہ پیش کیا تو ہم مرزائیت پر لعنت بھیج کر اور اندھیرے سے نکل کر روشنی میں آگئے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ ہم اپنے بھائیوں کے شانہ بشانہ قادیانیت کے خلاف جدوجہد کریں گے اور ان کی کارستانیوں سے بھولے بھالے مسلمانوں کو آگاہ کرتے رہیں گے۔

●●

قادیانی کو کافر قرار دینے والا دستور بہت کھٹک رہا ہے؟

صوبائی اسمبلی میں مسلم لیگی وزیر اعلیٰ کو مسلم لیگی ارکان اسمبلی نے فنی بنیادوں پر ناک آؤٹ کر دیا اور ایک ایسے شخص کو وزیر اعلیٰ بنانے کی بنیاد رکھی جس کے ایمان کو علماء کی اکثریت مشکوک قرار دے چکی ہے۔ اس ساری ہنگامہ آرائی میں یہی وہ نقطہ ہے جس پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی کہ پاکستان کا موجودہ دستور ہرچند جس کے بارے میں بعض آئینی ماہرین کی رائے یہ ہے کہ آٹھویں ترمیم نے اسے دوبارہ ایکٹ ۳۵ء کا روپ دے دیا ہے اور ہماری موجودہ جمہوری حکومت کی حیثیت ۸۵ء سے وہی ہے جو آزادی سے قبل گورنر جنرل کی نگرانی میں چلنے والی حکومت کی تھی... لیکن اس آئین کی ایک انفرادیت خصوصیت اور اعزاز یہ ہے کہ اس دستور میں نبی آخرالزماں کے منکروں کو کافر قرار دیا گیا ہے اور یہ دستور ہر اس شخص کی نظر میں خار کی طرح کھٹکتا ہے جو اس ملک کے اسلامی تشخص سے خوفزدہ ہے۔ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر بے نظیر بھٹو کا نیو سوشل آرڈر اور قادیانیوں اور اسلام دشمن قوتوں کا بپھرے ہوئے طوفان کی مانند سیاست کے نام پر جمہوری اور آئینی اداروں کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا۔ ایک ایسے طوفان کا پیش خیمہ ہے جس کی سمت بظاہر وہ نہیں ہے جس کی طرف مندرجہ بالا سطور میں اشارہ دیا گیا ہے بظاہر یہ افراد کے خلاف افراد کی لڑائی ہے جس میں جمہوری اصولوں کی پاسداری' دستور کی پابندی' قواعد کی پامالی کی کہانی ہے اور دستور کے بارے میں خدشات کتنے ہی دراز کار ہوں اور یہ بات محض اتنی سی نہیں ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کا مخلوط انتخابات کا مطالبہ' شریعت کورٹ کے خاتمہ کی خواہش' آخر کس سمت اشارہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ مخلوط انتخابات کے مطالبہ کی سنگینی کو یہ کہہ کر کم کر سکتے ہیں کہ اس طرح بے نظیر بھٹو اپنے ووٹ بینک میں اضافہ کرنا چاہتی ہے جو چھتیس' سینتیس فیصد سے بڑھ نہیں پا رہا۔ مگر محترمہ کی اس معصوم خواہش کے بھیانک مضمرات پر نظر ڈالنے میں کیا قباحت ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں جو کچھ ہوا وہ بھی کوئی نیا کھیل نہیں ہے البتہ اس مرتبہ بہت مدت کے بعد کھیلا گیا ہے ورنہ مسلم لیگ کے نام اور مسلم لیگ کے سربراہ کے دیئے ہوئے ٹکٹ پر منتخب ہو کر اسمبلی میں آنے والے متعدد مرتبہ اپنے قائدین کے ساتھ یہ ناٹک رچا چکے ہیں اور محمد نواز شریف کے ساتھ بھی یہ ہاتھ اس وقت ہونے لگا تھا جب وہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے اگر اس وقت جنرل ضیاء الحق ملک کے سربراہ نہ ہوتے تو یہ پھول بن کھلے مرجھا چکا ہوتا۔ صوبائی اسمبلی کے اندر اور لاہور کی سڑکوں پر اتوار کو علیحدہ علیحدہ مناظر تھے۔ صوبائی اسمبلی کے ارکان جو بقول منظور وٹو اپنی آزاد مرضی سے غلام حیدر وائیں کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کر چکے ہیں۔ وہ اسمبلی پولیس کے سخت گھیرے میں تھی عام آدمی کو اپنے منتخب کردہ نمائندوں کی کارگزاری دیکھنے کی اجازت نہیں تھی لاہور کی مال روڈ جو اسمبلی کی عمارت کے سامنے سے گزرتی ہے ٹریفک کے لئے بند کر دی گئی تھی شام چھ بجے تک جناب غلام حیدر وائیں پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے مگر لاہور کی انتظامیہ پر کسی اور کا کنٹرول تھا منظور وٹو اپنے تازہ تازہ حامیوں کو گھیرے میں اتنے مصروف تھے کہ انہیں انتظامی حکم جاری کرنے کا ہوش نہیں تھا۔ کہتے ہیں کہ مسلم لیگی وزیر اعلیٰ کو مسلم لیگیوں کے ہاتھوں رسوا کرانے کے ڈرامے کا ہدایت کار لاہور سے کہیں دور بیٹھا تھا اور اس ڈرامے کا مقصد صوبائی اسمبلیوں کے خاتمہ سے قبل ایک ایسے وزیر اعلیٰ کا حصول تھا جو رائے عامہ کو نیا جوڑ دینے میں معاونت کر سکے۔ غلام حیدر وائیں اس کام کے نہیں ہیں۔ پیپلزپارٹی کے کارکن جنہیں بہت دیر بعد اپنے مخالفین کو پولیس کی زد میں دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ بہت خوش ہیں۔ نئے گورنر کے طور پر بھی مسلم لیگ سے ایک دیرینہ تعلق رکھنے والے چوہدری الطاف حسین کو لایا گیا ہے کہ پیپلزپارٹی اپنے راستے کے تمام کانٹے مسلم لیگیوں کی پلکوں سے چنوانا چاہتی ہے اور جب لہولہان مسلم لیگی ایک دوسرے کو سیاسی طور پر کفنا دفنا کر فارغ ہوں گے تو اقتدار کو دسترخوان پر پس خوردہ سے ان کی تواضع کے لئے پیپلزپارٹی مستعد ہو گی۔

نئے گورنر کی حلف برداری کی تقریب میں جب ایک اخبار نویس نے صوبائی اسمبلیوں کے خاتمہ سے متعلق عبوری وزیر اعظم اور بے نظیر بھٹو کے بیانات کے تضاد کی طرف پیپلزپارٹی کے سیکریٹری جنرل شیخ رفیق احمد کی توجہ دلائی تو ان کا کہنا تھا کہ دیکھیں اور انتظار کریں ہوگا وہی جو

فری طبی مشورہ

ہومیو پیتھک طبی مشورہ کے لیے مرض کی مکمل تفصیلات اور جوابی لفافہ کے ہمراہ رجوع کریں۔

ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری

44۔ وسیم بلاک 'محسن ٹاؤن' ملتان روڈ لاہور 54570

محترمہ بے نظیر چاہیں گی ان کی خواہش کو ٹھکرانا اب کسی کے بس کی بات نہیں شیخ رفیق احمد کی بات کو اتنا بے وزن بھی نہیں سمجھا جانا چاہئے۔ بس تو غالباً" اب ان کا بھی چلنا دشوار ہی نظر آرہا ہے جو دو مرتبہ اسمبلی پر اپنا بس چلا چکے ہیں۔

صوبائی اسمبلی میں فنی بنیادوں پر جو فیصلہ ہوا اور غلام حیدر وائیں وزارت اعلیٰ سے ہٹا دیئے گئے اور منظور وٹو مسند نشین ہوئے اس میں کاغذ کے بے جان ٹکڑے پر لکھے ہوئے قواعد کس کے حق میں ہیں یہ اصل بات نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ اخلاقی ضابطے اور اصول کس کی فتح کا اعلان کر رہے ہیں۔ ازبک کہاوت اس ساری صورت حال کی بہتر تعبیر ہو سکتی ہے کہ اگر آپ اپنے ماضی کو پستول سے قتل کریں گے تو مستقبل آپ کو توپ سے اڑا دے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب اسمبلی کے ارکان کی اکثریت نے اپنے ماضی کو قتل کر دیا ہے۔ اب مستقبل کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہئے لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جناب منظور وٹو نے عبوری دور کا وزیر اعلیٰ بننے کے لئے اکثریت کو یہ کہہ کر مغالطہ دیا ہے کہ اگر وائیں کو ہٹا دیا جائے تو اسمبلیاں برقرار رہیں گی۔ یہ وہی سودا تھا جو منظور وٹو اسلام آباد میں بیچ کر آئے تھے۔ اب اسمبلیاں رہیں نہ رہیں اور ان کا ساتھ دینے والوں کا انجام جو کچھ بھی ہو وہ اپنی وزارت اعلیٰ پکی کر چکے ہیں۔

سپاہ صحابہؓ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر فیصلے کی بھرپور حمایت کرے گی

کراچی (پ ر) سپاہ صحابہؓ کراچی ڈویژن کے رہنماؤں قاری سعید الرحمان' عبدالغفور ندیم اور حافظ احمد بخش نے کہا ہے کہ سپاہ صحابہؓ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر فیصلے کی بھرپور حمایت کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ علماء اسلام اور پاکستان کے غیور عوام کی سرتوڑ جدوجہد کے نتیجے میں آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا اور اب وہ اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کو پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تو سپاہ صحابہؓ ملک گیر تحریک چلانے پر غور کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اہل حق کی ۹۰ سالہ جدوجہد اور قربانیوں کے بعد حل ہونے والے اس مسئلے کے لئے کسی قسم کی سودے بازی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضورؐ سے اپنی عقیدت و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اپنے ممالک میں قادیانیت کے سدباب کے لئے بھرپور کارروائی عمل میں لائیں۔

شان رسالت میں گستاخی کے ملزم اختر حمید کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری

ساہیوال۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ساہیوال چودھری محمد اسلم کھوکھر نے عالمی شہرت یافتہ ماہر تعلیم اختر حمید خان کے خلاف شان رسالتؐ میں گستاخی کے مقدمہ میں اس کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے اور پولیس کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ آئندہ تاریخ پیشی پر اسے ہر حال عدالت میں پیش کیا جائے۔ قبل ازیں گزشتہ تاریخ پیشی پر بھی ملزم کے وارنٹ گرفتاری بلا ضمانت جاری کئے گئے تھے لیکن پولیس کے جو اہلکاران اس کی گرفتاری کے لئے کراچی گئے ان کی رپورٹ کے مطابق کراچی میں جس بنگلہ میں اختر حمید خان رہائش پذیر ہے وہ گزشتہ ماہ سے بند ہے چونکہ اختر حمید خان ایک ماہر تعلیم کی حیثیت سے عالمی شہرت کے حامل ہیں اور دوسرے ممالک بالخصوص یورپ کے ملکوں میں وہ وسیع تر حلقہ احباب رکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کی خبریں اخبارات کی شہہ سرخیاں بنیں جس کی وجہ سے ایک عام تاثر یہی ہے کہ وہ بیرون ملک فرار ہو گئے ہیں۔ ان کے خلاف ملتان کے ایک معروف ایڈووکیٹ نے پولیس میں مقدمہ درج کرایا ہے جس میں ان پر الزام ہے کہ وہ اہانت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ قانون کی جس دفعہ کے تحت ان کے خلاف مقدمہ درج کر دیا گیا ہے اس کے مطابق گستاخ رسول کے ملزم کو موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یہ مقدمہ ملتان کی عدالت میں دو سال تک زیر سماعت رہا لیکن ملزم کی طلبی تک نہ ہو سکی۔ مدعی کی درخواست پر جب اس مقدمہ کی سماعت عدالت عالیہ ملتان نے ساہیوال میں منتقل کر دی تو حکومت پنجاب نے اس مقدمہ کو واپس لینے کے لئے فاضل جج کے روبرو درخواست دائر کی۔ فاضل جج نے حکومت کی درخواست کی سماعت شروع کی تو مدعی کے وکیل چودھری محمود احمد نے عدالت میں یہ موقف اختیار کیا کہ گستاخ رسول جیسے اہم اور نازک مسئلے پر اٹھائے گئے نکات کے مقدمہ کو واپس لینے کا حکومت یا اس کے کسی کارندے کو کوئی اختیار نہیں چنانچہ فاضل جج نے مدعی کے وکیل کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے اس مقدمہ کی سماعت کا آغاز کیا لیکن ملزم اختر حمید خان اب تک عدالت کے روبرو پیش نہیں ہوا۔

حکومت ختم نبوت کے مسئلے کی اہمیت کو سمجھے' سواد اعظم اہلسنت

کراچی (پ ر) سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے رہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد اسفند یار خان' مولانا طیب نقشبندی' مولانا اقبال اللہ' مولانا قاری محمد امین' مولانا عمر خطاب' مفتی عبدالخالق' مولانا فیض محمد نقشبندی' مولانا عبدالرشید انصاری' مولانا محمد عبداللہ' مولانا قاری گل رحمان' مولانا محمد عثمان یار' مولانا عبدالمجید سربازی اور مولانا محمد امین انصاری نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ختم نبوت کے مسئلہ کی اہمیت کو سمجھے اور اسے معمولی مسئلہ نہ سمجھے۔

امریکہ میں پیغمبری کے دعویدار کا گھر جل کر راکھ ہو گیا' ۹۷ افراد زندہ جل گئے

لندن۔ امریکہ کی ریاست ٹیکساس میں ایک مذہبی فرقے کے افراد جو گزشتہ ۵۱ روز سے پولیس کے محاصرے میں ایک عمارت کے اندر بند تھے۔ عمارت میں اچانک آگ لگنے سے جل کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق آگ لگنے کے وقت عمارت میں عورتوں اور بچوں سمیت ۹۵ افراد موجود تھے۔ صرف سات افراد کو بچایا جا سکا اور جلی ہوئی عمارت کے ملبے سے ۲۱ افراد کی لاشیں برآمد ہو سکی ہیں۔ باقی گزشتہ ۵۱ دنوں سے اس عمارت کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ مگر جب سوموار کو اس محاصرے کو ختم کر دیا گیا تو صرف ۶ گھنٹے بعد عمارت میں آگ بھڑک اٹھی جو پولیس کے مطابق عمارت میں موجود لوگوں نے خودسوزی کی غرض سے خود لگائی تھی۔

شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے پر عملدرآمد نہ کرنے کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں گے' افضل الحسینی

سانگلہ ہل۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی صدر فضل الحسینی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے پر عملدرآمد نہ کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک گیر تحریک چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت امریکہ کے ایماء پر قادیانیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہی ہے۔

شبان تحفظ ختم نبوت کنونشن ختم ہو گیا

چنیوٹ۔ شبان تحفظ ختم نبوت کا ضلعی کنونشن مسلم کالونی ربوہ میں ہوا۔ جس سے سرپرست مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا غلام مصطفیٰ منچن آباد' مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء اور کارکنوں نے خطاب کیا۔ کنونشن میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان میں مجوزہ سائنس کانفرنس کا

پروگرام منسوخ کیا جائے۔ سپریم کورٹ کا چیف جسٹس کسی قادیانی یا لاہوری مرزائی کو نہ بنایا جائے۔ آٹھویں ترمیم کو بحال رکھا جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ جاری کرنے میں تاخیر نہ کی جائے۔ ڈش اینٹینا کے ذریعے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اس کا جواب نشر کرنے کا بندوبست کیا جائے۔ قادیانی ترجمان روزنامہ الفضل کو بند کیا جائے۔

قادیانی رہنماؤں کی صدر سے ملاقات پر ردعمل

کراچی (پ ر) صدر مملکت کے ساتھ قادیانی رہنماؤں کی ملاقات موجودہ حالات میں نئے خدشات پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہو رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار قائد سنی مجلس عمل پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم نے عالمی مجلس ختم نبوت پاکستان کے رہنما مولانا محمد انور فاروقی سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ مولانا مفتی محمد نعیم نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ قربانیوں سے حل ہوگا ۷۴ء میں مسلمانوں نے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو کر قادیانی گروپ کی دہشت گردی اور ملحدانہ نظریات کے خلاف اپنا فیصلہ سنایا تھا اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت جان بوجھ کر ایک بار پھر مسلمانوں کا امتحان لینا چاہتی ہے مولانا نے کہا کہ قادیانی گروپ کی سازشوں اور تعلقات سے پوری دنیا باخبر ہے کہ اس گروپ کے تعلقات اسرائیل سے ہیں اور پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے کی تیاریوں میں قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا ہاتھ ہے۔ مولانا نے کہا کہ صدر پاکستان کے ساتھ ایم ایم احمد کی ملاقات اور سعود جان کو پاکستان کی عدلیہ پر فائز کرنے کی کوشش کے خلاف پورے مسلمان اٹھ کھڑے ہوں گے انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ اب بیدار ہو چکی ہے۔ پاکستان پر قادیانی کو مسلط کرنے کی کوئی بھی سازش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مولانا نے مذہبی جماعتوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان' جمعیت علمائے اسلام' جمعیت علمائے پاکستان' سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے رہنماؤں مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا منظور الحسینی' مولانا فضل الرحمان' مولانا شاہ احمد نورانی' سمیع الحق' مولانا سلیم اللہ خان' مولانا محمد اسفندیار خان' مولانا محمد اسعد تھانوی' مولانا تنویر الحق تھانوی نے اپیل کی ہے کہ قادیانی گروپ کی ریشہ دوانیوں کے خلاف عوام الناس کو متحد کیا جائے اور دیگر مذہبی اور سیاسی جماعتوں سے اس مسئلہ پر فوری طور پر مذاکرات کیے جائیں۔

قادیانی شرانگیزیوں پر حکومت کی بے حسی کی مذمت

ایبٹ آباد۔ ضلع ایبٹ آباد کے تمام جید علماء کرام نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی شرانگیزیوں اور حکومت کی بے حسی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ علماء کرام نے کہا کہ حکومت کی مرزائیت نوازی روز بروز بڑھ رہی ہے اور باطل طاقتوں و اسلام دشمن ممالک کو خوش کرکے رسولؐ مقبول سے بے وفائی کی مرتکب ہو رہی ہے جو ملت اسلامیہ کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ ایسے حالات میں امت مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حکومت کی اس مرزائیت نوازی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اس عہد پر قائم رہیں کہ قادیانیت کے خاتمہ تک جدوجہد جاری رہے گی۔

نفاذِ شریعت ایکٹ کی خلاف اسلام دفعات
وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

شریعت درخواست نمبر ۱۸ار اپریل ۱۹۹۱ء درخواست دہندہ محمد اسماعیل قریشی نے وفاقی حکومت پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور اسلام آباد کے خلاف ۲۸ر نومبر ۱۹۹۱ء کو دائر کی۔

شریعت درخواست نمبر ۲۳ار اپریل ۱۹۹۱ء درخواست دہندہ محمد اسماعیل قریشی نے وفاقی حکومت پاکستان بذریعہ سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور اسلام آباد کے خلاف ۲۲ر ستمبر ۱۹۹۱ء کو دائر کی۔

علاوہ ازیں شریعت درخواست نمبر ۴ار اپریل ر ۱۹۹۲ منجانب ایم خالد فاروق بخلاف وفاقی حکومت پاکستان ۹۔ اپریل ۱۹۹۲ء کو دائر ہوئی اور شریعت درخواست نمبر ۵ار اپریل ر ۱۹۹۲ء منجانب ایم خالد فاروق بخلاف وفاقی حکومت پاکستان ۹ اپریل ۱۹۹۲ء کو دائر ہوئی۔

مندرجہ بالا چاروں شریعت درخواستوں کی سماعت ۱۲ مئی ۱۹۹۲ء کو ہوئی' عدالت نے ان کا فیصلہ ۱۳ مئی ۱۹۹۲ء کو سنایا۔ ان چاروں درخواستوں کو ایک ہی فیصلہ کے ذریعے نمٹایا گیا۔ درخواستوں کی سماعت جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن چیف جسٹس' ڈاکٹر فدا محمد خان اور جسٹس میر ہزار خان کھوسو نے کی اور فیصلہ جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمن نے لکھا۔

شریعت درخواست ۱۸ار اپریل ۱۹۹۱ء ۱۵ار اپریل ر میں نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۲) کو اس بناء پر چیلنج کیا گیا کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

شریعت درخواست نمبر ۲۳ر اپریل ۱۹۹۱ء ۲۳ار اپریل ر ۱۹۹۲ء میں نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۱۹ کو اس بناء پر چیلنج کیا گیا کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ محمد اسماعیل قریشی نے اپنی درخواست میں کہا کہ اگرچہ نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۳ ذیلی دفعہ (۱) میں شریعت کو اعلیٰ قانون (سپریم لاء) قرار دیا گیا ہے' لیکن دفعہ (۲) نے موجودہ سیاسی نظام بشمول مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں اور موجودہ حکومتی نظام کو شریعت کے اعلیٰ قانون کے تحت رکھنے سے انکار کر دیا ہے' حالانکہ ان کو احکام اسلام سے بالا نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا انفرادی اور اجتماعی طور پر اختیار کے استعمال کو اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔ کیونکہ صرف اللہ ہی قانون دہندہ ہے اور قانون سازی کا مطلق اختیار اسی کو حاصل ہے۔ درخواست دہندہ نے درج ذیل نکات پر مشتمل وجوہ کی بناء پر دفعہ (۳) کو چیلنج کیا۔

۱ قومی یا صوبائی اسمبلیاں یا حکومت آزادانہ قانون سازی نہیں کر سکتے' نہ ہی وہ کسی ایسے قانون کو بدل سکتے ہیں' نہ اس میں ترمیم کر سکتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولوں نے دیئے ہیں۔

۲ اگر حکومت' قومی یا صوبائی اسمبلیاں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو نظر انداز کریں یا اس سے روگردانی کریں تو وہ احکام اسلام کی خلاف ورزی کریں گی۔ اس صورت میں ایک سیاسی ایجنٹ کی حیثیت سے اپنی اطاعت کرانے کا استحقاق کھو بیٹھیں گی۔ چونکہ دفعہ ۳ (۲) میں یہی صورت ہے اس لئے دفعہ ۳ (۱) میں قرآن و سنت کو اعلیٰ قانون قرار دینے کا اعلان محض ایک فراڈ ہے' جو شریعت دستور اور قانون کے ساتھ کیا گیا ہے اور دستور کی خلاف ورزی ہے۔

۳ دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۲) حکومت' قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو مغربی جمہوریت کی طرز پر' جس میں اقتدار اعلیٰ پارلیمنٹ کو حاصل ہے' قانون سازی کا لامحدود اختیار دیتی ہے۔

۴ نفاذ شریعت ایکٹ دستور کے آرٹیکل ۲ (جس میں اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے) اور آرٹیکل ۲ا (جس نے قرارداد مقاصد کو دستور کا جزو اصلی بنادیا ہے) کے احکام پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

۵ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے اسلام کی تعریف یہ کی ہے

کہ اسلام اللہ کے احکام کی مکمل پابندی ہے۔

۶ شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں کہا کہ برسر اقتدار طاقت کے احکام مومنوں پر واجب الاطاعت نہیں رہیں گے اگر یہ احکام معصیت ہوں۔ یہ اصول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر مبنی ہے۔

۷ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے قرآن کریم کا ایک اور اصول اپنی کتاب "اسلامی قانون اور دستور" میں بیان کیا ہے کہ کوئی شخص، جماعت یا گروہ، بلکہ ریاست کی پوری آبادی مجموعی طور پر بھی اقتدار اعلیٰ کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ صرف اللہ ہی مقتدر اعلیٰ ہے، باقی سب اس کی رعایا ہیں۔

۸ ہارون خان شیروانی، ایک سیاسی عالم، نے اپنی کتاب "مسلم سیاسی افکار اور نظم و نسق" میں کہا ہے کہ اللہ کا قانون اعلیٰ اور کائناتی تصور کیا جاتا ہے۔

درخواست دہندہ ایم خالد فاروق نے بھی ایک شریعت درخواست ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء میں نفاذ شریعت ایکٹ کی دفعہ ۳ کی ذیلی دفعہ (۲) کو اس بنا پر چیلنج کیا کہ یہ قرآن و سنت کے احکام کے خلاف ہے، درخواست دہندہ نے متعدد آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ کے حوالے دیتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ ذیلی دفعہ اللہ کی حاکمیت کی صاف طور پر نفی کرتی ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ ہدایت ہے اور سیاست کو اسلام کے دائرے سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ نیز محمد صلاح الدین بنام حکومت پاکستان (پی ایل ڈی ۱۹۹۰ وفاقی شرعی عدالت!) کے فیصلہ میں عدالت ہذا موجودہ سیاسی نظام کے ایک جزو عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۷۶ء کی دفعات ۱۳، ۳۸، ۴(۲) سی ۴۹، ۵۰ اور ۵۲ کو خلاف اسلام ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار دے چکی ہے۔ علاوہ ازیں ذیلی دفعہ زیر اعتراض آئین کے آرٹیکل ۲، ۲الف، اور ۲۲۷ (۱) کے منافی ہے اور یہ ذیلی دفعہ اسی دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) کے موثر ہونے کے عمل کو کم کرتی ہے۔

درخواست دہندہ نے متعدد آیات قرآنی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے موقف کو مضبوط بنایا۔

درخواست دہندہ مسٹر محمد اسماعیل قریشی نے اپنی شریعت درخواست نمبر ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء میں نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۱۹ کو اس بنا پر چیلنج کیا کہ یہ دفعہ احکام اسلام کے خلاف ہے۔ قرآن و سنت میں سود کو واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے، جب کہ اس دفعہ میں اس کی اجازت دی گئی ہے۔ درخواست دہندہ نے اپنے موقف کے حق میں متعدد قرآنی آیات اور احادیث رسول پیش کیں۔ درخواست دہندہ نے دفعہ ۱۹ کو آئین کے آرٹیکل ۲، ۲الف اور ۲۲۷ کے خلاف قرار دیا۔

درخواست دہندہ ایم خالد فاروق نے اپنی شریعت درخواست نمبر ۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء میں اسی دفعہ ۱۹ کو اس بنا پر چیلنج کیا کہ یہ احکام اسلام کے خلاف ہیں۔ درخواست دہندہ نے متعدد آیات و احادیث کو اپنے موقف کے حق میں پیش کیا۔ نیز کہا کہ یہ دفعہ (دفعہ ۱۹) آئین کے آرٹیکل ۲، ۲الف اور ۲۲۷ (۱) کے منافی ہے۔ کیونکہ آئین کے ان آرٹیکلوں میں قرآن و سنت کے اعلیٰ ترین ہونے کی ضمانت دی گئی ہے، جب کہ نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۱۹ اس حیثیت کو ختم کرتی ہے۔

عدالت نے قرار دیا کہ نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۳ (۲) آئین سے متصادم ہے کیونکہ:

(۱) دفعہ ۳ (۲) نے پاکستان میں موجودہ سیاسی نظام کو شریعت کے اطلاق سے مستثنیٰ کر دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن و سنت میں موجود احکام اسلام ملک کے سیاسی نظام کو منضبط نہیں کر سکیں گے، جبکہ آئین نے اس نظام کو یہ استثناء نہیں دیا۔

(۲) آرٹیکل ۲۰۳۔ بی (سی) کی رو سے قانون کی تعریف میں نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء شامل ہے اس لئے وفاقی شرعی عدالت اور شریعہ اپیل بنچ عدالت عظمیٰ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، اور جو اختیار آئین نے دیا ہوا ہے کوئی قانون چھین نہیں سکتا۔

عدالت نے نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۳ (۲) کو قرآن و سنت کے احکام کے خلاف قرار دیا۔ عدالت نے آیات قرآنی المائدہ ۳، البقرۃ ۸۵، ۲۰۸ پر انحصار کیا اور ان آیات کی تشریح میں علامہ محمد اسد، سید ابوالاعلیٰ مودودی اور علامہ شبیر احمد عثمانی کی آراء کا حوالہ دیا۔

جہاں تک نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعہ ۱۹ کا تعلق ہے، عدالت نے قرار دیا کہ قرآن و سنت نے معاہدات کی پابندی پر بہت زور دیا ہے اور اس دفعہ میں گزشتہ معاہدات کی پابندی کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن ان معاہدات میں وہ معاہدات شامل نہیں جو احکام قرآن و سنت کے خلاف ہوں۔ چونکہ ربا قرآن و سنت کی رو سے حرام ہے اس لئے ربا سے متعلق معاہدات کی پابندی ناجائز ہوگی، لہٰذا دفعہ ۱۹ قرآن و سنت کے احکام کے منافی ہے۔ عدالت نے اس کے لئے قرآن و سنت سے متعدد دلائل کے حوالے دیئے۔

نتیجتاً "شریعت درخواست ہائے نمبر ۱۸ اپریل ۱۹۹۱، ۱۳ اپریل ۱۹۹۲ء اور ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ منظور کر لی گئیں اور نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کی دفعات ۳ (۲) اور ۱۹ کو احکام اسلام کے خلاف جیسے کہ وہ قرآن و سنت میں مذکور ہیں، قرار دیا گیا۔ عدالت نے مقتدر کی رہنمائی کے لئے قرآن کریم کی حسب ذیل آیات کا حوالہ دیا۔

"اور کسی مومن یا مومنہ کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کوئی فیصلہ کر دے تو اپنی مرضی سے کوئی اور راستہ اختیار کرے۔

(الاحزاب: ۳۶)

"اور جو کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ دے وہی لوگ نافرمان ہیں"۔ (المائدۃ: ۵۰)

(بشکریہ "نوائے قانون" اسلام آباد)

پردہ پوشی

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: سنو! مسلمانوں کو ایذا نہ دو۔ ان کو عار نہ دلاؤ۔ اور ان کے عیب نہ ڈھونڈو۔ (ترمذی شریف)

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مسلمان بھائی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔ (ابن ماجہ)

(۳) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔ اور فرمایا: نہ کسی کی مخفی حالت کی کرید کرو۔ اور نہ کسی کی ٹوہ میں رہو (کہ برائیاں تلاش کرتے پھرو) اور نہ دھوکہ دینے کے لئے کسی چیز کے دام بڑھاؤ۔ اور نہ آپس میں حسد کرو اور نہ آپس میں بغض رکھو۔ اور نہ پیٹھ پیچھے غیبت کرو۔ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔ (بخاری مسلم)

(۴) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے۔ یا فریب کرے۔ وہ ملعون ہے۔ (ترمذ شریف)

(۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ پوچھا گیا وہ کیا ہیں اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا: جب اس سے ملو تو سلام کرو۔ جب وہ تجھے (مسنون) دعوت دے تو قبول کرو۔ اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کرو۔ اور جب وہ چھینک لے کر الحمد للہ کہے تو تم یرحمک اللہ کہو اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرو۔ اور جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

بیمہ پالیسیاں

از: سرتاج احمد تبسم کھوڑہ مانسہرہ

یہ جو آج کل کچھ بیمہ پالیسیاں چل رہی ہیں مثلاً اسٹیٹ لائف انشورنس ۔ اور پوسٹل لائف انشورنس ان کا ممبر بننا شرع کی رو سے جائز ہے یا ناجائز بہت سے ساتھی ان بیمہ پالیسیوں کے رکن بن گئے ہیں۔ اور بعض ساتھی کہتے ہیں کہ اس میں سود ہے اور سود حرام ہے۔ جبکہ بنک کا نظام میں بھی سود ہی ہے اور کوئی اس کی پروا نہیں کرتا لوگ دھڑا دھڑ اپنی رقمیں بینکوں میں جمع کرا رہے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے سود کا دوسرا نام نفع رکھ لیا ہے۔ رہن زمین بھی شرع میں جائز نہیں ہے مگر کوئی ان باتوں کو سوچتا بھی نہیں ہے رقم با ہر سے آئے چاہے جس راہ سے آئی ہے حلال اور حرام میں بالکل فرق نہیں رہا۔

برائے مہربانی اپنی رائے سے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں نوازش ہو گی۔

ج: ان پالیسیوں میں سود ہے۔ ان میں شرکت جائز نہیں۔

چند سوالات

از: عرفان اللہ کراچی

س: کسی شخص کے مسلم ہونے کی بنیادی شرط یا شرائط کیا ہیں۔ کیا صرف کلمہ طیبہ (توحید) پڑھ لینے سے مسلمان ہو جاتا ہے؟ اور کسی غیر مسلم کو مسلمان کرنے کے لئے صرف یہ کلمہ ضروری کافی ہے؟

کس شخص کو ہم مسلمان کہہ سکتے ہیں اور کس کو نہیں؟ (جبکہ نیت کا حال صرف رب العالمین کو ہے)

ج: صرف کلمہ پڑھنے سے مسلمان ہو جاتا ہے بشرطیکہ کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھتا ہو۔ یہودی، نصرانی، ہندو، سکھ، قادیانی مرزائی وغیرہ ان کے لئے کلمہ پڑھنے کے ساتھ اپنے پہلے دین سے بیزاری اور برأت کا اظہار بھی لازمی ہے۔

س: کیا عقیقہ کے لئے بچے یا بچی کی پیدائش سے سات دن تک مقرر ہے اس کے بعد عقیقہ نہیں کہلائے گا۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟ کب تک عقیقہ کہلائے گا؟

ج: اصل سنت تو یہ ہے کہ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اگر اس دن نہ ہو سکے تو بعد میں بھی کر سکتے ہیں لیکن ساتویں دن کی رعایت رکھی جائے۔ یعنی بچے کی پیدائش جس دن ہوئی اس سے پہلے دن عقیقہ کیا جائے۔

س: کیا ٹیلی ویژن پر مرد اور عورت حضرات جو آتے ہیں ان کا ناظرین مرد اور عورت کا دیکھنا جائز ہے (خواہ نیت صاف ہی کیوں نہ ہو) بالخصوص جبکہ ٹی وی پر اسلامی پروگرام آ رہا ہو؟

ج: ٹی وی دیکھنا مطلقاً حرام ہے۔ مرد و عورت یا اسلامی و غیر اسلامی کی کوئی تخصیص نہیں۔

س: اسلام صلہ رحمی کا سبق دیتا ہے۔ اگر کوئی فریق اپنے رشتہ داروں سے کسی بات پر ناراض ہو اور ان سے ملنا گوارا نہ ہو تو اس سلسلے میں کیا احکام ہیں؟ جبکہ ان کے غلطی پر ہونے کی صورت میں کیا اور بے قصور ہونے پر کیا ہیں؟

ج: پورے طور پر تعلقات ختم کر لینا جائز نہیں۔ سلام دعا رکھی جائے۔ موت و حیات میں آنا جانا رہے۔ مگر زیادہ گہرے تعلقات نہ ہوں تو جائز ہے۔

س: کیا داڑھی رکھنا سنت ہے یا فرض؟ نہ رکھنے کی صورت میں گناہ تو نہیں؟

ج: داڑھی رکھنا واجب ہے اور منڈانا یا کترانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

چند سوالات

ریاض حسین چشتی

مسئلہ یہ ہے (۱) میاں بیوی تھے جن کے ایک لڑکی تھی جس کا انتقال ان کی زندگی میں ہو گیا تھا۔

(۲) میاں کا انتقال ۲۴ جولائی ۱۹۸۴ء کو ہوا۔ اور بیوی کا انتقال ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہوا۔ یہ لاولد تھے۔

(۳) مرحوم کا ایک سوتیلا بھائی (باپ ایک، ماں دوسری) ہے۔ جس سے دونوں مرحومین کے تعلقات بہت خراب تھے۔ اس بھائی نے ان کی زندگی میں نہ کسی قسم کی مدد کی نہ ہی خبر گیری کی۔

(۴) مرحومہ کا بھتیجا داماد (بھتیجی کا انتقال ہو گیا) اور اس کا لڑکا (مرحومہ کا نواسہ) ہی مرحومین کے آخری ایام تک دیکھ بھال اور خدمت انجام دیتے رہے۔

(۵) مرحومہ اپنا تمام مال و اسباب جو کہ ان کے خاوند مرحوم کے بعد ان کے قبضے اور استعمال میں تھا اپنے بھتیجے داماد کو تحفہ میں قانونی دستاویز کے تحت لکھ کر اس کے نام کر گئیں۔ اب قبلہ معلوم یہ کرنا ہے:-

(۱) کیا مرحومہ کا بھتیجا داماد شرعاً و قانوناً جملہ ان کے مال و اسباب تحفہ میں دیئے ہوئے مال کا مالک کل ہو گیا۔ یا مرحومہ کا سوتیلا دیور بھی کچھ حقدار ہے اگر ہے تو کتنا؟

باقی صفحہ ۲۶ پر

خالص اور سفید
صاف وشفاف
شکر
(چینی)
پتہ
حبیب اسکوائر — ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی

ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ — ۲۵/بی سائٹ کراچی ـ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

بقیہ : تحریک ختم نبوت

طرح ساہیوال کیس کا فیصلہ فوراً سنا کر مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

کانفرنس کے موقع پر آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا خصوصی اجلاس حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرنے پر زور دیا گیا۔

کانفرنس میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان شریک ہوئے

باقی آئندہ

بقیہ : آپ کے مسائل

(۲) بالفرض تحفہ میں نہیں دیا جاتا تو کیا مرحومہ کا سوتیلا دیور حق دار ہوتا۔ اگر ہوتا تو کتنا۔ یا اثاثہ کسی فلاحی ادارے کو دے دیا جاتا۔

ج : میاں کے انتقال پر اس کا ترکہ چار حصوں میں تقسیم ہوا۔ چوتھائی (¼) ان کی بیوہ کا تھا۔ اور تین چوتھائی (¾) ان مرحوم کے سوتیلے بھائی کا۔ بیوہ مرحومہ نے اپنے حصہ کو بھتیجے داماد کے نام جو لکھ دیا اگر اپنی صحت کے زمانے میں ایسا کیا تھا تو یہ ہبہ صحیح ہے، اور اگر یہ لکھا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد بھتیجے داماد وارث ہوگا تو مرحومہ کے ترکہ کا تہائی حصہ بھتیجے داماد کا ہے۔ اور دو تہائی مرحومہ کے بھتیجوں یا بھتیجوں کی اولاد کے ہیں۔

بہر حال شوہر کی تمام املاک کی تین چوتھائی کا وارث اس کا سوتیلا بھائی ہے۔ وہ اس کو دیدیا جائے۔ اور باقی ایک چوتھائی کے بارے میں جو مسئلہ میں نے لکھا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

بقیہ : نوکر دو ہٹی دا

رعب نہیں تھا۔ بچے چیخیں مار رہے ہیں، عورتیں دست و گریباں ہیں اور مرزا قادیانی سامنے بیٹھا لکھ رہا ہے۔ لیکن کسی کو اس کی جوتی برابر بھی پرواہ نہیں۔ رہا یہ مسئلہ کہ اس وقت مرزا قادیانی کیا لکھ رہا ہوتا ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ جس وقت عورتیں ایک دوسرے کا گریبان کھینچ رہی ہوں، زبانیں قینچی کی طرح چل رہی ہوں۔ بچوں نے لڑ لڑ کر آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہو۔ لازمی بات ہے کہ اس شدت کی لڑائی میں گالیوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہوگا۔ ادھر سے فریقین گالیاں بک رہے ہیں اور مرزا قادیانی دھڑا دھڑ ان گالیوں کو لکھے جارہا ہے اور پھر ساری گالیاں اکٹھی کر کے اپنی تصانیف میں مسلمانوں کو لکھ دیتا ہے جو اس کی تصانیف میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ (ناقل)

بیگم کی ناز پروری

"اور آخری سالوں میں حضور عموماً ایک سالم سیکنڈ کلاس کمرہ اپنے لئے ریزرو کروالیا کرتے تھے اور اس میں حضرت بیوی صاحبہ اور بچوں کے ساتھ سفر فرماتے تھے اور حضور کے احباب دوسری گاڑی میں بیٹھتے تھے مگر مختلف اسٹیشنوں پر اتر اتر کر وہ حضور سے ملتے رہتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور الگ کمرہ کو اس خیال سے ریزرو کروالیتے تھے کہ تاکہ حضرت والدہ صاحبہ کو علیحدہ کمرہ میں تکلیف نہ ہو اور حضور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اطمینان کے ساتھ سفر کر سکیں۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۰۱ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

ایک سیکنڈ کلاس کے کمرہ میں ایک سو چار مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش ہوتی ہے۔ لیکن انگریز کا لاڈلا نبی بیگم کے حکم کی بجا آوری کرتے ہوئے پورا کمرہ ریزرو کروا کے بیٹھا ہوا ہے ویسے اس شاہی خرچے میں مرزا قادیانی کی جیب سے کچھ نہیں جاتا تھا۔

ناز نخرے بیگم کے اور دولت انگریز کی!!!

ملکہ کا راج

"مکرمی مفتی محمد صادق نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں، میں کسی وجہ سے اپنی بیوی مرحومہ پر کچھ خفا ہوا۔ جس پر میری بیوی نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بڑی بیوی کے پاس جاکر میری ناراضگی کا ذکر کیا اور حضرت مولوی صاحب کی بیوی نے مولوی صاحب سے ذکر کردیا۔ اس کے بعد جب میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں ملکہ کا راج ہے، بس اس کے سوا اور کچھ نہیں کہا مگر میں اس کا مطلب سمجھ گیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے یہ الفاظ عجیب معنی خیز ہیں کیونکہ ایک طرف تو ان دنوں میں برطانیہ کے تخت پر ملکہ وکٹوریہ متمکن تھیں اور دوسری طرف حضرت مولوی صاحب کا اس طرف اشارہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خانگی معاملات میں حضرت ام المومنین کی بات بہت مانتے ہیں اور گویا گھر میں حضرت ام المومنین ہی کی حکومت ہے۔"

(سیرت المہدی ص ۱۰۳ حصہ دوم مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

واہ ملکہ قادیان! کیا چرچے ہیں تیری حکومت کے! معلوم ہوتا ہے کہ "زن مریدی" مذہب قادیان کا ایک اہم رکن ہے۔ (ناقل)

میاں فخرالدین صاحب ملتانی ثم قادیانی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ۱۹۰۷ء میں حضرت بیوی صاحبہ لاہور تشریف لے گئیں تو ان کی واپسی کی اطلاع آنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو لانے کے لئے بٹالہ تک تشریف لے گئے۔ میں نے بھی مولوی سید محمد احسن صاحب مرحوم کے واسطے سے حضرت صاحب سے آپ کے ساتھ جانے کی اجازت حاصل کی اور حضرت صاحب نے اجازت عطا فرمائی مگر مولوی صاحب سے فرمایا کہ فخرالدین سے کہہ دیں کہ اور کسی کو خبر نہ کرے اور خاموشی سے ساتھ چلا چلے۔ بعض اور لوگ بھی حضرت صاحب کے ساتھ ہمرکاب ہوئے۔ حضرت صاحب پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے جسے آٹھ کہار باری باری اٹھاتے تھے۔ بٹالہ پہنچ کر حضرت صاحب نے سب خدام کی معیت میں کھانا کھایا اور پھر اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جب حضرت صاحب اسٹیشن پر پہنچے تو گاڑی آچکی تھی اور حضرت بیوی صاحبہ گاڑی سے اتر کر آئی ہوئی تھیں اور حضرت صاحب کو ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں۔ حضرت صاحب بھی بیوی صاحبہ کو دیکھتے پھر رہے تھے اتنے میں لوگوں کے مجمع میں حضرت بیوی صاحبہ کی نظر حضرت صاحب پر پڑ گئی اور انہوں نے محمود کے ابا کہہ کر حضرت صاحب کو اپنی طرف متوجہ کیا اور پھر حضرت صاحب نے اسٹیشن پر ہی لوگوں کے سامنے بیوی صاحبہ کے ساتھ مصافحہ فرمایا اور ان کو ساتھ لے کر فرودگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔"

(سیرت المہدی ص ۱۰۶،۱۰۷ حصہ دوم مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

قارئین! مندرجہ بالا حوالہ پڑھ کر ہر ذی شعور کے ذہن میں سوال اٹھتے ہیں۔

نوجوان نصرت جہاں بیگم لاہور کیا لینے گئی تھی؟

اکیلی کیوں گئی تھی اور اکیلی کیوں آئی؟

مرزا قادیانی غیر محرم مردوں کا ہجوم ساتھ لے کر اسٹیشن پر بیوی کا استقبال کر کے کس غیرت کا مظاہرہ کر رہا ہے؟

مرزا قادیانی کا مرید جو نصرت جہاں بیگم کی ہر ہر ادا دیکھ کر اور اس کی آواز سن کر ساری کہانی بیان کر رہا ہے، اس کا نصرت جہاں بیگم سے کیا تعلق ہے؟

نصرت جہاں بیگم کا مرزا قادیانی کو اسٹیشن پر دور سے دیکھ کر پورے مجمع میں بے تکلفانہ "محمود کے ابا!" کہہ کر پکارنے میں کس شوخی اور بے باکی کا اظہار ہے؟

مرزا قادیانی کا سینکڑوں دیکھتی آنکھوں کے سامنے نصرت جہاں بیگم سے پرجوش دست پنجہ لینا کس شرم و حیا کی تبلیغ ہے؟

کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے کہ سچا نبی امت میں غیرت پیدا کرتا ہے اور جھوٹا نبی بے غیرتی! اور یہی بے غیرتی و بے حمیتی قادیانی نبوت کا شناخت نامہ ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

خادم تحریک ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحریف شدہ قرآن کریم کے قادیانی تراجم کی اشاعت کا

شیطانی منصوبہ

کثیر تعداد میں مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ — کیا اس گھناؤنی سازش کا آپکو علم ہے

اگر نہیں تو

ہم! آپ کو خبردار کرتے ہیں کہ "شیزان" جو کہ ایک کٹر متعصب قادیانی کمپنی ہے اس نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور قادیانی بنانے کیلئے روسی اور جاپانی زبان میں قرآن کریم کے تحریف شدہ قادیانی تراجم چھاپ کر تقسیم کیئے ہیں۔

ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

محترم چوہدری شاہنواز صاحب رحلت فرما گئے

محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا

"شیزان کمپنی"

ہر سال کروڑہا روپیہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی ترویج و ترقی کیلئے خرچ کرتی ہے گویا اس کے خزانے قادیانیت کیلئے وقف ہیں۔

اگر آپ شیزان کی مصنوعات استعمال کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بالواسطہ قادیانیت کے ارتدادی کاموں میں حصہ ہے اور تحریف شدہ قرآن کریم کے قادیانی تراجم۔ آپ ہی کی معاونت سے چھپتے ہیں۔

لہذا غیرت ایمانی اور عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ شیزان سمیت دیگر تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں

نوٹ: تمام قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ — لین دین و خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں۔

منجانب: — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸